ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

فروری 2025ء

زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا
اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

(پیشگوئی در بارہ مصلح موعود، ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی عظیم پیش گوئی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آپؓ نے مختلف موضوعات پر جماعت کو، عمومی طور پر مسلمانوں کو بھی نصائح فرمائی ہیں، راہنمائی فرمائی ہے۔ وہ کئی مضمون ہیں۔ کئی کتابیں ہیں۔ کئی ضخیم جلدوں پر یہ مشتمل ہیں۔... کسی سکول، کسی مدرسہ، کسی کالج، یونیورسٹی میں نہ پڑھنے کے باوجود جو علمِ قرآن اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو عطا فرمایا تھا اس کی مثال نہیں ملتی۔...یہ سب اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو عطا فرمایا۔ اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور یہ جو پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی عظیم پیش گوئیوں میں سے ایک ہے اور ہمارے ایمان کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ فروری 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 15/ مارچ 2024ء، صفحہ 7، 8)

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جلد 54 : شمارہ 2

فہرست مضامین

قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند منتخب ارشادات مرتبہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویرؔ صاحب	6
”ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔“ از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	9
گلدستۂ سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورؓ کے اپنے مبارک الفاظ میں از مکرم مولانا عبدالسمیع خاں صاحب	14
حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی تحریرات کے آئینہ میں) از مکرم عبدالمقتدر صاحب	21
آہ! میری پیاری عزیزہ عبید اللہ از مکرم منیرالدین عبیدہ اللہ صاحب	25
جولائی میں دسمبر: جلسہ سالانہ کینیڈا 2024ء کے بارہ میں چند تاثرات از مکرم مبشر احمد محمود صاحب	27
بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	29
شعبہ تصاویر جماعت احمدیہ کینیڈا	

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فروری 2025ء

شعبان 1446 ہجری قمری

تبلیغ 1404 ہجری شمسی

نگران

ملک لال خاں امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ، فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ، حافظ مجیب الرحمٰن احمد اور محمد عمر اکبر

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بعض دیگر

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

www.ahmadiyyagazette.ca

Tel:905-303-4000 Ext:2241

editor@ahmadiyyagazette.ca

بسم الله الرحمن الرحيم

القرآن الكريم

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ (سورۃ البلد، 90:2-6)

خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ جب کہ تو اس شہر میں (ایک دن) اُترنے والا ہے۔ اور باپ کی اور جو اُس نے اولاد پیدا کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔ کیا وہ گمان کرتا ہے کہ ہر گز اُس پر کوئی غلبہ نہ پا سکے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

قال النبي صلى الله عليه وسلم

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب نزول عیسی علیه السلام)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہو گی۔

ارشادات

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک عظیم الشان نشان آسمانی

”یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اَتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائیبل میں لکھا گیا ہے جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح و قدح کے یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مُردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا، جس کے آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا نہ خود اس کو آرام ملتا تھا، اور نہ اس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔... مگر اس جگہ بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی وَ اِحْسَانِہٖ وَ بِبَرَکٰتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔سو اگرچہ بظاہر یہ نشان اِحْیَاءِ مَوْتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے۔مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات۔جلد اول،صفحہ 129-130،مطبوعہ 2019ء)

فرمودات

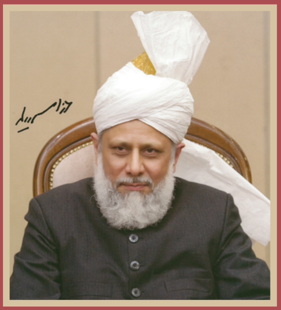

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔“

”حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے نائب کی شہرت کا کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آقا و مطاع کی شہرت ہو گی۔ پس جب خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا تو اس کے یہ معنی تھے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اب دیکھ لو پیشگوئی کتنی واضح ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں افغانستان صرف ایسا ملک تھا جہاں کسی اہمیت کے ساتھ یا کچھ حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا تھا کیونکہ دو شہداء بھی تھے۔ دوسرے ممالک میں صرف اُڑتی ہوئی خبریں تھیں وہ یا مخالفین کی پھیلائی ہوئی تھیں یا کسی کے ہاتھ کوئی کتاب پہنچی تو اس نے آگے کسی کو دکھا دی۔ باقاعدہ جماعت کسی ملک میں قائم نہیں تھی۔خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان گئے تھے (یہاں آئے تھے) مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کا نام لینا، کہتے تھے یہ تو زہر کے برابر ہو گا اس لئے جماعت کا نام نہیں لینا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہیں لینا۔ پس اگر انگلستان میں نام پھیلا تو خواجہ صاحب کا نام پھیلا۔ جماعت کا نہیں، نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو خدا تعالیٰ کے فضل

سے آپؑ فرماتے ہیں کہ سماٹرا میں، جاوا میں، سٹریٹس سٹلمنٹ میں، چین میں احمدیت پھیلی۔ ماریشس میں، افریقہ کے دوسرے ممالک میں احمدیت پھیلی۔ مصر میں، فلسطین میں، ایران میں، دوسرے عرب ممالک میں اور یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پھیلی۔ بعض جگہ حضرت مصلح موعود کے وقت بھی جماعت کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی اور افریقہ کے ممالک میں لاکھوں میں بھی تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ فروری 2016ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 11/ مارچ 2016ء، صفحہ 7)

بچوں کو سمجھائیں کہ پیش گوئی مصلح موعود کیا ہے؟

"مَیں بچوں اور بعض نوجوانوں کو بھی اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں، پہلے بھی کئی دفعہ دے چکا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم سالگرہ نہیں مناتے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سالگرہ کیوں منائی جاتی ہے؟ اس بارے میں واضح ہو جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کی سالگرہ نہیں منائی جاتی بلکہ پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے کیے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش تو 12/ جنوری 1889ء کی ہے۔ دوسرے جن گھروں میں یہ ذکر نہیں ہوتا وہاں خود والدین کو پڑھ کر بچوں کو بتانا بھی چاہیے، سمجھانا بھی چاہیے کہ پیش گوئی مصلح موعود کیا ہے۔ یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو پہلے نوشتوں کے مطابق جن کی پہلے انبیاء نے بھی خبر دی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اعلان کرنے کا فرمایا تھا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ فروری 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 15/ مارچ 2024ء، صفحہ 2-3)

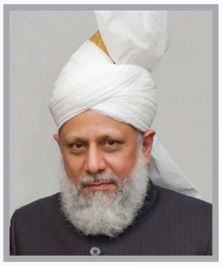

ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مؤمن خالص اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرتا ہے

- ایک مؤمن جو شیطان سے دُور بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑتا ہے اور جوڑنا چاہتا ہے وہ کبھی دکھاوے کے لئے خرچ نہیں کرتا اور جب کسی قسم کا دکھاوا نہیں ہوتا، خالص اللہ تعالیٰ کی خاطر سب کچھ خرچ ہے، اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ اپنا ہر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو فرمایا:

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(سورۃ البقرہ 2:278)

کہ اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا، نہ وہ غم کریں گے۔

- پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کبھی اللہ کی راہ میں کچھ خرچ بھی کیا ہے کہ نہیں۔ کبھی یہ احسان نہیں جتاتے کہ ہم نے فلاں وقت اتنا چندہ دیا اور فلاں وقت اتنا چندہ دیا۔ آج ہم جائزہ لیں، نظریں دوڑائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک کے بعد دوسری قربانی دیتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہم نے جماعت پر احسان کیا ہے۔...اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل کر کے ان لوگوں میں شامل فرمادیا جن کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم ہے اور جو بھی قربانی کریں، جو بھی مال لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیں، اللہ تعالیٰ بے شمار اجر دیتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ

(سورۃ الحدید 57:8)

پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

اللہ کی طرف سے تو جو بھی اجر ہے اتنا بڑا ہے کہ انسان کی جو سوچ ہے وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن فرمایا صرف اجر ہی نہیں ایسے مومنوں کے لئے اجر کبیر ہے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ ایسے اجروں سے نوازے اور کتنے خوش قسمت ہیں احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے اور آپ نے یہ روح ہمارے اندر پیدا کی۔ صحیح اسلامی تعلیم کے حسن و خوبی سے ہمیں آگاہ کیا روشناس کروایا۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کے راستے ہمیں دکھائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے حسن کو کھول کھول کر ہم پر ظاہر فرمایا، جس سے احمدی کے دل میں مرضات اللہ کی تلاش کی چنگاری بھڑکی۔

(خطبات مسرور۔ جلد 6، صفحہ 1-2)

آج جہاں ایک احمدی عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اصلی زینت کو خود اختیار کرے وہیں اپنے معاشرے کو بھی بتائے کہ عورت کا اصل حسن اور اس کی حقیقی زینت کیا ہے۔

- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اپنے جسم کے تمام اعضاء کو جو ظاہری اعضاء ہیں ان امانتوں کا حق ادا کرنے والا بناؤ۔ ہر مرد اور عورت کا کام ہے کہ اپنے کان اور آنکھ، زبان اور ہر عضو کے استعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع بنائے۔تقویٰ کے مضمون میں اللہ تعالیٰ نے یہ تلقین بھی فرمائی ہے کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا پاس رکھو۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے متعلق غلط بات نہ کرو کیونکہ ان سے پھر تلخیاں پیدا ہوتی ہیں جن سے پھر لڑائیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- پھر یہ بھی ہے کہ اپنے دل کو ناجائز باتوں کی آماجگاہ نہ بناؤ۔ایسی باتوں کو اپنے دل میں جگہ نہ دو بلکہ اپنے دل کو خدا تعالیٰ کے خوف سے پر رکھو پھر کبھی بھی مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی بنیادی اکائی خاوند اور بیوی کا رشتہ ہے اس لیے حقوق العباد کی ادائیگی میں میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا بہت خیال رکھیں۔میاں بیوی کا آپس میں اعتماد کا تعلق ہونا بہت ضروری ہے۔شادی کا پاک رشتہ جہاں خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کی تسکین کے لیے اور نسل انسانی کو جاری رکھنے کے لیے قائم فرمایا ہے وہاں معاشرے کی امن کی ضمانت بھی اس ذریعے سے قائم فرمائی ہے بشر طیکہ ایک نیک نسل پیدا ہو جس کی تربیت صحیح طرح کی جائے اور اُن کی صحیح تربیت کرنے کے لیے میاں بیوی کو اپنی صحیح تربیت کرنے کی بہت ضرورت ہے۔صرف جسمانی تسکین حاصل کرنا یا بچے حاصل کر لینا کوئی ایسا کام نہیں ہے۔ یہ تو جانور بھی کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے جس کے لیے کچھ لوازمات ہیں جنہیں انسان کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور جس کی بنیاد تقویٰ پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 24 راگست 2024ء۔ بروز ہفتہ

(خصوصی آن لائن اشاعت برائے جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء)

کسی گناہ کو بھی انسان چھوٹا نہ سمجھے

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ کسی گناہ کو بھی انسان چھوٹا نہ سمجھے۔ کیونکہ جب یہ سوچ پیدا ہو جائے کہ یہ معمولی گناہ ہے تو پھر بیماری کا بیج ضائع نہیں ہوتا اور حالات کے مطابق یہ چھوٹے گناہ بھی بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم سب کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چھوٹے گناہ کی بھی اور بڑے گناہ کی بھی باز پرس اور سزا رکھی ہے۔ پھر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے چھوٹے بڑے گناہ اور نیکی کی کس طرح تعریف اور وضاحت فرمائی ہے تو مختلف موقعوں اور مختلف لوگوں کے لئے آپ کے مختلف ارشادات ملتے ہیں۔ کہیں آپؐ نے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی شخص کو آپ بڑی نیکی کے بارے میں پوچھنے پر فرماتے ہیں کہ تہجد کی ادائیگی

بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی کے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ آپؐ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے بڑی نیکی یہ ہے کہ جہاد میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بڑی نیکی مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہے۔ (خطبات مسرور۔جلد11،صفحہ 684)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ پیدا ہو

ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانی کو پہچان کر اُس روشنی سے حصہ پا رہے ہیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی ترقی کے لئے بھیجی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حصّہ پانے اور فیض اٹھانے کے لئے صرف پہچاننا اور مان لینا کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ضروری ہے، جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

کہ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی۔

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

بے ساختہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تو نے ہرگز یہ چیزیں یوں ہی پیدا نہیں کیں۔ بے مقصد پیدا نہیں کیں بلکہ ہر پیدائش کا ایک مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جتنی مخلوق اس زمین پر بھی پائی جاتی ہے چاہے وہ زہریلے جانور ہی ہوں، ان کا بھی ایک مقصد ہے۔ اور پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ہم کہیں تیری اس بات کا انکار کر کے تیری خدائی کا انکار کر کے آگ کے عذاب میں نہ پڑنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کئے ہوئے کو ماننے کے بعد پھر اور بھی زیادہ ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ پیدا ہو اور ہر وقت ہر سوچ کے ساتھ اور ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اس کو دیکھ کر ایک احسان مندی اور شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں۔ اور جب ذکر ہو گا تو عبادت کی طرف توجہ ہو گی اور جب عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان کی پابندی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی۔ تو یہ ایک ایسا دائرہ ہے جس کے اندر آ کر انسان پھر نیکیوں پر عمل کرتا ہے۔ نیکیوں کو کرنے کی توفیق پاتا ہے اور شکر گزاری کے جذبات سے سرشار رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی زمین و آسمان میں پیدا کی ہے اس پر غور کر کے اللہ تعالیٰ پر ایک بندے کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے کی کوشش کرنے والا ہو۔

(خطبات مسرور۔جلد7،صفحہ178-179)

(بشکریہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویرؔ صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

”ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا“

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی بابت مصلح موعود کے بارہ میں بعض لوگ یہ بات کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی میں مذکور مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی جسمانی اولاد میں سے نہیں ہونا تھا بلکہ روحانی اولاد میں سے ہونا تھا۔ایسا دعویٰ کرنے والے اپنی دلیل کے طور پر یہ پیش کرتے ہیں کہ پیشگوئی میں شامل زکی غلام والا الہام کہ ”ایک زکی غلام تجھے ملے گا“، حضور علیہ السلام کو 1907ء تک ہوتا رہا ہے ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ 1907ء تک بہرحال وہ لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مصلح موعود نہیں ہیں۔ کیونکہ مبشر وجود کی پیدائش کے بعد بشارات نہیں ہوا کرتیں۔ نیز ’غلام‘ اور ’بیٹا‘، دو الگ الگ وجود شمار ہوتے ہیں۔یعنی اس پیشگوئی میں ’غلام‘ ایک الگ وجود ہے اور ’بیٹا‘ الگ ۔ پس اس پیشگوئی میں مذکور ’غلام‘ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرّیت سے نہیں ہونا تھا۔

ان کے اس بیانیہ میں درجِ ذیل تین دعوے کئے گئے ہیں۔

1. چونکہ حضور علیہ السلام کو 1907ء تک ہوتا رہا ہے۔اس لئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ 1907ء تک بہرحال وہ لڑکا پیدا نہیں ہوا۔
2. حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1907ء سے پہلے پیدا ہو چکے تھے لہٰذا آپؓ اس کے مصداق نہیں تھے۔کیونکہ مبشر وجود کی پیدائش کے بعد بشارات نہیں ہوا کرتیں۔
3. غلام اور بیٹا، دو الگ الگ وجود شمار ہوتے ہیں۔یعنی اس پیشگوئی میں ’بیٹا‘ ایک الگ وجود ہے اور ’غلام‘ الگ ۔ پس یہ ’غلام‘ آپؑ کی ذرّیت سے نہیں ہونا تھا۔

پہلا دعویٰ

پہلا دعویٰ کہ چونکہ حضور علیہ السلام کو یہ الہام 1907ء تک ہوتا رہا ہے۔اس لئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ 1907ء تک بہرحال وہ لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

ایسا اصول تو کہیں نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے اس دعویٰ پر سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ اصول لیا کہاں سے ہے؟ کیا قرآن کریم میں اس کے بارہ میں کوئی اصول بتایا گیا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا بتایا ہے؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے ایسا بتایا ہے؟ کہ جب تک خبر دی جاتی رہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کے بارہ میں خبر دی گئی ہو، وہ اس وقت تک پیدا نہیں ہوا ہوتا۔

اس طرح کے خود ساختہ اصول تو منکروں کے ہوتے ہیں۔صرف سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 91 سے 94 تک ہی دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منکرین نے آپؐ کی تکذیب کے لئے کیا کیا اصول اور معیار تراش لئے تھے۔ منکر ہی ہمیشہ تکذیب کے لئے جھوٹے اصول بناتے ہیں۔ ان کی تقدیر بھی یہی ہے۔ سچ، جھوٹ کو مٹاتا ہے۔ سچ کو جھوٹ سے نہیں مٹایا جا سکتا۔

یہ بات کہ 1907ء تک یہ پیشگوئی دوہرائی جاتی رہی اس لئے وہ موعود پیدا نہیں ہوا، یہ تو پیشگوئی کو دھندلانے کی محض ایک جھوٹی جسارت ہے۔ جب کہ ایسے الہامات ایک اہم پیشگوئی کی عظمت قائم کرنے کے لئے بھی ہوتے ہیں۔ پس بشارتوں کے نزول پر کوئی حدّ نہیں باندھی جا سکتی۔ جیسے آنحضرت ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیمؓ کے بارہ میں اس کی وفات کے بعد امّت کو بشارت دی تھی کہ اگر وہ زندہ رہتا تو وہ نبی ہوتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیدائش کے بعد تو کیا، بشارتیں موت کے بعد بھی دی گئی ہیں اور دی جا سکتی ہیں ۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ چونکہ 1907ء تک یہ الہام ہوتا رہا ہے لہٰذا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جس کے بارہ میں تھا وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے موعود بیٹے سے پہلے ایک بیٹی اور پھر ایک بیٹا پیدا کر کے، جو دراصل اس پیشگوئی کے مصداق نہ تھے، ہر سمت اس پیشگوئی کی یاد دہانی، اہمیّت اور عظمت قائم کر دی تھی، اسی طرح وہ اس پیشگوئی کو یاد دہانی، اہمیّت اور عظمت کے لئے بار بار نازل فرماتا رہا ہے۔

دوسرے پہلو سے دیکھیں تو الہامات کی اس طرز سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فقرہ (سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا) بنیادی طور پر پیشگوئی مصلح موعود کا حصہ ہے۔ اگر ان متواتر الہامات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کسی وقت اس ”زکی غلام“ نے پیدا ہونا تھا تو یہ پیشگوئی اُس بعد میں آنے والے کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے تخم، نسل، صلب اور ذرّیت میں ہی محصور و محدود کرتی ہے۔ اسے کسی اور کے تخم، نسل، صلب اور ذرّیت میں جانے نہیں دیتی۔

چنانچہ بعد میں آپؑ کی ذرّیت سے پیدا ہونے والے ہر اس بیٹے (غلام) کے لئے بھی الہام ہوتا رہا ہے۔ جو آپؑ کے کام کو لے کر آگے چلنے والا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے حقیقی اور بنیادی مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدّین محمود احمد مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آپؑ کی ذرّیت سے تین اور زکی غلام (حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) آپؑ کو عطا ہو چکے ہیں اور یہ پیشگوئی اس رنگ سے بھی بڑی وضاحت سے پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ بیٹا ہو یا پوتا، پڑپوتا ہو یا نواسہ وہ ذرّیت میں (عربی زبان میں) غلام یا (اردو میں) بیٹا ہی کہلاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان تین مذکورہ بالا غلام اور بیٹوں کے ذریعہ معترض کی یہ خواہش بھی پوری کر دی ہے۔

پس اگر کسی نے بعد میں آنا تھا تو وہ بھی آپؑ کے تخم، نسل، ذرّیت اور صلب سے ہی ہونے والے زکی غلام (بیٹے) تھے۔ اس پہلو کو سمجھنے کے لئے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاددہانی کے لئے 1865ء سے، 1906ء تک ’تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا‘ کئی بار الہام ہوا۔ چنانچہ اس کے یہ دونوں معنے ہیں۔

1. تو اپنی دور کی نسل دیکھے گا۔
2. تو اپنی نسل کو دور تک دیکھے گا۔

جس کا مقصود آپؑ کے تخم، ذرّیت، نسل اور صلب سے آئندہ آنے والی نسلوں میں پاک بیٹوں کے لئے ایک سے زائد بار یاددہانی تھی۔ چونکہ آپؑ کے الہام میں زکی غلام کی خوشخبری کو آپؑ کے تخم، ذرّیت، نسل اور صلب میں محصور، محدود اور معیّن کر دیا گیا ہے اس لئے اس کے تحت یہ پیشگوئی آپؑ کی نسل اور ذرّیت ہی میں بار بار پوری ہونی مقدّر تھی اور ہے۔

دوسرا دعویٰ

دوسرا دعویٰ کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1907ء سے پہلے پیدا ہو چکے تھے لہٰذا آپؓ اس کے مصداق نہیں تھے۔ کیونکہ مبشر وجود کی پیدائش کے بعد بشارات نہیں ہوا کرتیں۔

قرآن کریم اس دعویٰ کو کلّیۃً ردّ کرتا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے دینِ حق کو دیگر ادیان پر غالب کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ“

یہ آیت قرآن کریم میں وقتاً فوقتاً تین بار (یعنی سورۃ التوبہ 33:9، الفتح 29:48 اور الصّف 10:61 میں) نازل ہوئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ اس پیشگوئی کے بنیادی مصداق تھے۔ آپؐ پیدا بھی ہو چکے تھے اور اللہ تعالیٰ آپؐ کو نبوّت پر سرفراز بھی فرما چکا تھا اور آپؐ ہی کے ذریعہ اسلام کا غلبہ شروع بھی ہو چکا تھا مگر اس کے باوجود یہ آیت بار بار آپؐ پر نازل ہوتی رہی۔

دوسرے یہ کہ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ایسی پیشگوئیاں جن میں کسی کی صفات کا ذکر ہو وہ صفات ظاہر ہونے تک موقوف بھی ہوتی ہیں خواہ وہ وجود پیدا ہو چکا ہو۔ اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی صفات کا ظہور ممکن نہیں ہوتا۔ ہر صفت اپنے مقام اور وقت پر ہی ظاہر ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا ظہور تب قرار پاتا ہے جب پیشگوئی میں اس کی مذکورہ صفات ظاہر ہو جائیں۔ اس کی صفات کے ظہور تک اس پیشگوئی کا بار بار ہونا اس کی یاددہانی اور اہمیت کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ موعود بچہ جو پہلے پیدا ہو چکا تھا مگر اس میں یہ صفت اور دیگر صفات کے ظہور پر وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ پیشگوئی میں مذکور یہ صفات چونکہ اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ یا یکے بعد دیگرے اس میں ظاہر کرنی تھیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا تھا کہ وہ ’قرب اور وحی‘ کے نتیجہ میں ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب از راہِ قرب و وحی اس کا اظہار فرمایا تو آپؓ نے اس کے کلّی طور پر پورے ہونے کا اعلان فرمایا کہ اس

تفصیلی پیشگوئی کے ہمہ صفات کے مصداق آپؓ ہی ہیں۔ گو اس پیشگوئی سے لے کر اس کے اعلان تک کئی دہائیوں کا عرصہ بیت گیا تھا۔ پس یہ کہنا کہ مبشر وجود کی پیدائش کے بعد بشارات نہیں ہوا کرتیں، ایک فرضی اصول ہے جس کا الٰہی پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

زکی کا مفہوم

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے لفظ 'زکی' پر غور بھی ضروری ہے۔ چنانچہ لغت میں زکیٰ کے معنے حلال، پاکیزہ اور خوش انجام کے ہیں۔ لیکن اس کے اصل معنی اُس نمو (یعنی بڑھوتی۔ افزونی) کے ہیں جو الٰہی برکت سے حاصل ہوتی ہو۔ اس کا تعلق دنیوی چیزوں سے بھی ہے اور اخروی امور سے بھی۔ حضرت امام راغبؒ لکھتے ہیں:

"لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا" (سورۃ مریم 20:19)

"تا کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ یعنی وہ خود نہیں بنے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے زکی بنائے گا۔ یعنی وہ فطرتاً پاکیزہ ہوگا اور فطرتی پاکیزگی جیسا کہ بیان کر چکے ہیں بطریق اجتباء حاصل ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو عالِم اور پاکیزہ اخلاق بنا دیتا ہے اور یہ پاکیزگی تعلیم ومشقت ومشق نہیں بلکہ محض توفیقِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اکثر انبیاء اور رسولوں کے ساتھ ہوا ہے۔ اور آیت کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ لڑکا آئندہ چل کر پاکیزہ اخلاق ہوگا۔ لہٰذا زَكِيًّا کا تعلق زمانۂ حال کے ساتھ نہیں بلکہ استقبال کے ساتھ ہے۔"

پھر وہ لکھتے ہیں:

"انسان کے تزکیۂ نفس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تزکیہ بالفعل یعنی اچھے اعمال کے ذریعہ اپنے نفس کی اصلاح کرنا۔ یہ طریق محمود ہے۔ چنانچہ آیتِ کریمہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (سورۃ الشمس 10:91) اور آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى۔ (سورۃ الاعلیٰ 15:87) میں تزکیہ سے یہی مراد ہیں۔

دوسرے: تزکیہ بالقول ہے۔ جیسا کہ ایک ثقہ شخص دوسرے کے اچھے ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ اگر انسان خود اپنے اچھا ہونے کا دعویٰ کرے اور خود ستائی سے کام لے تو یہ مذموم ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے تزکیہ سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (سورۃ النجم 33:53) اپنے آپ کو پاک نہ ٹھہراؤ۔ اور یہ نہی تادیبی ہے کیونکہ انسان کا اپنے منہ میاں مٹھو بننا نہ توعقلاً درست اور نہ ہی شرعاً۔"

(مفردات امام راغبؒ۔ زیر لفظ زکیٰ)

پس اس تشریح کے مطابق زکی کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآنی حقیقت "فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (سورۃ النجم 33:53)" کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے بنیادی طور پر اس پیشگوئی کے ظہور کے منظر میں شامل فرمایا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اس مقامِ زکی پر خود قائم فرمائے گا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔"

(الوصیّت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306 حاشیہ)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے قرب سے اس طرح نوازا کہ آپؓ کو 1905ء میں جب کہ آپؓ کی عمر سترہ 17 سال تھی، اپنی وحی "اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔" سے سرفراز فرمایا اور دو سال بعد 1907ء میں فرشتے نے آپؓ کو سورۃ الفاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ پس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قربِ الٰہی اور وحی والہام سے سرفراز ہونا آپؓ کا اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہونے کی شہادت ہے۔

اس پر مزید قطعی دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتہائی واضح الفاظ میں تحدّی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا تھا کہ

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمودؔ ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو دسمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 453 حاشیہ)

یہ الٰہی تقدیر کا واضح اعلان تھا کہ جو بچہ پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی اور اوّل مصداق تھا اسی نے 9 سال کے عرصہ میں پیدا ہونا تھا۔ اسی بچے کی ایک صفت زکی غلام تھی اور وہ بچہ ہی زکی غلام تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اَنَّ اللّٰہَ بَشَّرَنِیْ وَ قَالَ: سَمِعْتُ تَضَرُّعَاتِكَ وَ دَعَوَاتِكَ وَ اِنِّیْ مُعْطِیْكَ مَا سَاَلْتَ مِنِّیْ وَ اَنْتَ مِنَ الْمُنْعَمِیْنَ۔ وَ مَا اَدْرَاكَ مَا اُعْطِیْكَ آیَةَ رَحْمَةٍ وَّفَضْلٍ وَقُرْبَةٍ وَ فَتْحٍ وَظَفْرٍ فَسَلَامٌ عَلَیْكَ اَنْتَ مِنَ الْمُظَفَّرِیْنَ۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ عَنْمُوَائِلُ وَ بَشِیْرٌ۔ اَنِیْقُ الشَّكْلِ دَقِیْقُ الْعَقْلِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ یَأْتِیْ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْفَضْلُ یَنْزِلُ بِنُزُوْلِهٖ وَ هُوَ نُوْرٌ وَ مُبَارَكٌ وَ طَیِّبٌ وَ مِنَ الْمُطَهَّرِیْنَ.... فَسَیُعْطٰی لَكَ غُلَامٌ زَكِیٌّ مِنْ صُلْبِكَ وَ ذُرِّیَّتِكَ وَ نَسْلِكَ وَ یَكُوْنُ مِنْ عِبَادِنَا الْوَجِیْهِیْنَ....“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 577)

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی اور فرمایا: میں نے تیری تضرعات اور دعاؤں کو سنا اور جو تو نے مجھ سے مانگا وہ میں تجھے دوں گا اور تو مُنعَم علیہ گروہ میں سے ہوگا۔ اور جو میں تجھے دوں گا وہ رحمت اور فضل اور قربت اور فتح اور ظفر کا ایک نشان ہوگا۔ پس تجھ پر سلام تو فتح نصیب ہے۔ میں تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام عنموایل اور بشیر ہے۔ وہ خوبصورت شکل، گہری عقل والا (سخت ذہین) اور مقرّبوں میں سے ہوگا۔ وہ آسمان سے آئے گا اور اس کے نزول کے ساتھ فضل کا نزول ہوگا۔ وہ نور ہے، مبارک ہے، طیّب ہے اور پاک لوگوں میں سے ہے۔.....پس میں تجھے عنقریب ایک زکی بیٹا عطا کروں گا جو تیری صلب اور تیری ذرّیت اور تیری نسل میں سے ہوگا اور وہ ہمارے مقبول بندوں میں سے ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں جہاں یہ لکھا ہے کہ وہ موعود زکی بیٹا جو آپؑ کی صلب، ذرّیت اور نسل میں سے ہوگا، وہاں حاشیہ میں اس پیشگوئی کے حوالہ سے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے:

”قَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ یَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَهٗ۔ فَفِیْ هٰذَا اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْهِ وَلَدًا صَالِحًا یُشَابِهُ اَبَاهُ وَلَا یَأْبَاهُ وَ یَكُوْنُ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُكْرَمِیْنَ۔ وَ السِّرُّ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یُبَشِّرُ الْاَنْبِیَاءَ وَ الْاَوْلِیَاءَ بِذُرِّیَّةٍ اِلَّا اِذَا قَدَّرَ تَوْلِیْدَ الصَّالِحِیْنَ۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 578)

کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ جو خبر دی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک ایسا بیٹا عطا فرمائے گا جو صالح ہوگا اور اپنے باپ سے مشابہ ہوگا، اس کے خلاف نہیں ہوگا اور وہ اللہ کے تکریم یافتہ بندوں میں سے ہوگا۔ اس میں بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاءؑ اور اولیاءؒ کو تبھی ان کی ذرّیت کی بشارت دیتا ہے جب کہ ان کا صالح ہونا مقدّر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ”آئینہ کمالاتِ اسلام“ میں اس پیشگوئی کی تفصیل میں رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی میں مذکور مسیح موعود کی شادی اور اس بیوی سے اولاد کے ذکر کو اپنے اس موعود بیٹے سے تعبیر فرمایا ہے۔ پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ شادی کی پیشگوئی مسیح موعود سے منسلک ہو اور اس شادی سے موعود اولاد آپؑ کی مقرر کردہ تعبیر کے مطابق نہ ہو مگر سو سوا سو سال کے بعد کسی اور کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد موعود قرار دے دی جائے۔ ایسا استدلال کرنے والا آپؑ کے منشاء کے خلاف تو ہے ہی مگر لازماً صاحبِ عقل نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد جو آپؑ کی اس موعودہ شادی کے ذریعہ ہونی تھی، اسی زوجہ کے بطن سے وہ موعود بیٹا بھی پیدا ہونا تھا جس کی ایک صفت پیشگوئی میں زکی غلام قرار دی گئی تھی۔ آپؑ کی بیان فرمودہ توجیہ کے ہوتے ہوئے اس کے علاوہ اور کوئی شخص اس کا مصداق قرار دینا ممکن نہیں ہے۔

الغرض جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے حدیث کے مطابق اپنی شادی اور اس کے نتیجہ میں آپؑ کی نسل، ذرّیت، صُلب اور تخم میں پیدا ہونے والے بچے کو معیّن، مختص اور محصور کر دیا ہے تو کوئی اسے آپؑ کی

پیش فرمودہ تشریح سے باہر نہیں نکال سکتا۔

تیسرا دعویٰ

تیسرا دعویٰ یہ ہے کہ غلام اور بیٹا، دو الگ الگ وجود شمار ہوتے ہیں۔یعنی اس پیشگوئی میں 'بیٹا' ایک الگ وجود ہے اور 'غلام' الگ۔ پس یہ 'غلام' آپؑ کی ذرّیّت سے نہیں ہوناتھا۔

معترض نے اعتراض تو کیا ہے مگر وہ اس حقیقت سے قطعی طور پر ناآشنا ہے کہ غلام عربی کا لفظ ہے اور بیٹا اردو کا اور دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے یعنی بیٹا اور فرزند۔

درج ذیل آیاتِ قرآنیہ میں دیکھیں کہ غلام اور بیٹا یا لڑکا کے الفاظ ایک ہی معنیٰ اور مطلب میں یعنی بیٹے کے معنوں میں آئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان الفاظ میں بیٹے کی بشارت دی:

" اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ " (سورۃ الحجر 54:15)

کہ ہم تجھے ایک صاحبِ علم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔

اسی طرح حضرت زکریا علیہ السلام سے فرمایا:

" اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ " (سورۃ مریم 8:19)

کہ ہم تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔

یہاں حضرت زکریاؑ کا صلبی بیٹا ہی مراد ہے۔اور حضرت مریمؑ سے فرشتے نے کہا:

"لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ" (سورۃ مریم 19:20-21)

یہاں بھی لفظ غلام، لڑکے اور بیٹے کے معنوں میں یعنی صلبی بیٹے ہی کے لئے وارد ہوا ہے۔اس کے سوا یہاں اس کے کوئی اور معنے نہیں ہیں۔قرآن کریم کے اس اصلوب سے یہ واضح اصول اور قاعدہ مرتّب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی خاص بندے کو "غلام" کی خبر دیتا ہے تو اس سے مراد اس کا حقیقی اور صلبی بیٹا مراد ہوتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد ہم معترض سے پوچھتے ہیں کہ وہ قرآن کریم میں بیان شدہ حضرت ابراہیم، حضرت زکریا اور حضرت مریم علیہم السلام کو جو 'غلام' کی خوشخبریاں دی گئی ہیں، ان کے مطابق ان کو بیٹے تو عطا ہوئے، مگر ان کے غلام کہاں گئے؟ کیونکہ معترض کے مطابق یہ دونوں الگ الگ وجود ہوتے ہیں!!

بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے اس اصول کے مطابق اور انہی قرآنی الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا:

" اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ " (الہام اکتوبر 1907ء)

کہ ہم تجھے ایک حلیم بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ پھر یہ بھی الہام ہوا:

"سَاَهَبُ لَكَ غُلٰمًا زَكِيًّا" (الہام مورخہ 7-6 نومبر 1907ء)

کہ میں تجھے ایک پاک بیٹا عطا کروں گا۔

ان الہامات میں غلام کے عطا ہونے کا جو ذکر ہے وہ قرآن کریم کے الفاظ میں غلام یعنی بیٹے کے معنوں میں ہے۔لہٰذا اس سے اس موعود کے علاوہ کوئی اور مراد لینا ممکن نہیں ہے۔ پس یہ آپؑ کا وہ موعود بیٹا ہے جو پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مذکور ہے۔اس کے علاوہ کسی اور پر اوّل طور پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ہاں اگر اس موعود بیٹے کے بعد آپؑ کی دور کی نسل سے بیٹے لئے جائیں تو وہ ثانوی طور پر ضرور ان الہامات کے مصداق ہو سکتے ہیں۔

معترض کے اعتراض اس حقیقت کے سامنے بھی سرنگوں ہیں کہ پیشگوئی میں مذکور پچاس سے زیادہ صفات یا نشانیاں ایک ہی وجود کے لئے ہیں تو ان میں سے ایک نشانی یا صفت کو الگ کر لینا کسی معقول قاعدہ کلیہ کے تحت نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ زکی غلام والی نشانی اور صفت کے حقیقی مصداق اور مورث مصلح موعود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اور کوئی نہیں۔

گلدستۂ سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضورؓ کے اپنے مبارک الفاظ میں

مکرم مولانا عبد السمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

عشقِ الٰہی

میں اپنے نفس کو جانتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ محبت اگر مجھے ہے تو خدا تعالیٰ سے ہے بلکہ بعض دفعہ مجھے رشک آجاتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ کیا انبیاء کے دل میں مجھ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے؟ پس میں اپنے دل کو جانتا ہوں اور میرا رب میرے دل کو جانتا ہے۔

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 16، صفحہ 118)

خدا اور رسول اور قرآن سے محبت

میں اپنے دل کو جانتا ہوں اور میں مقدس سے مقدس مقام میں کھڑا ہو کر غلیظ سے غلیظ قسم اس بات کے لئے کھا سکتا ہوں کہ خدا اور اس کے رسول کی عزت کے سوا میرے دل میں اور کسی عزت پھیلانے کا ولولہ نہیں۔ اس کے کلام کی محبت سے میرا دل لبریز ہے اور اس کی اشاعت کے لئے مجھے اتنا جوش ہے کہ اور کسی چیز کے لئے اتنا جوش نہیں۔

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 16، صفحہ 112)

سچائی کا خلق

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہمیشہ مجھے سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائی اور کم سے کم جب سے میں نے ہوش سنبھالی ہے اور اچھے برے کی مجھے تمیز ہوئی ہے۔ اس وقت سے میں نے خدا کے فضل سے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 13/ جنوری 1925ء)

قوتِ اجتہاد

انبیاء کو علیحدہ کر کے کسی اور سے دبنے کا مادہ میں نے اپنے اندر کبھی پایا ہی نہیں اور میں کسی کے اجتہاد کو بلا دلیل ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اجتہاد کی بناء عقل پر ہوتی ہے۔ پس جس طرح کسی اور میں عقل ہے۔ اسی طرح مجھ میں بھی عقل ہے۔ اگر کوئی بلا دلیل بات کہتا ہے۔ تو میرے نزدیک ضروری نہیں کہ اسے تسلیم کیا جائے۔ پس اگر کوئی حقیقت کے خلاف اپنا اجتہاد پیش کرتا ہے۔ تو میں اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ اس کے نام کے ساتھ کتنے القاب لگے ہوئے ہوں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 21/اپریل 1925ء)

اخلاق دکھانا

اس تقریر کے ذریعہ میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں۔ کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں۔ ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جب کہ انسان برسر حکومت ہو۔ اس لئے میں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں۔ جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں۔ وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 21 فروری 1925ء)

بیویوں سے مساوی سلوک

میں آپ لوگوں کو اپنا حال سناتا ہوں کہ میں اس قدر احتیاط سے کام لیتا ہوں۔ پچھلے دنوں جب میں بیمار ہوا اور میں نے دیکھا ادھر ادھر آجا نہیں سکتا تو میں نے کہا کہ میری چارپائی والدہ کے گھر پہنچا دی جائے تا کہ میں ایک مشترک گھر میں رہوں اور کسی بیوی کو شکایت نہ ہو کہ دوسری کے ہاں رہتا ہوں۔

(خطاب جلسہ سالانہ 27/ دسمبر 1919ء قادیان۔ انوار العلوم، جلد 4، صفحہ 513)

دعوت الی اللہ کا شوق

میں طبعی طور پر اپنے قلب میں محسوس کرتا ہوں کہ تبلیغ کا کام مجھے نہایت پسندیدہ ہے۔بچپن میں اگر میرے دل میں آئندہ زندگی کے متعلق کوئی احساس تھا۔تو یہی کہ دنیا میں تبلیغ کے لئے نکل جاؤں گا مگر باوجود اس خواہش کے خداتعالیٰ نے ایسا کام سپرد کیا کہ مرکز میں رہوں اور سوائے کسی اشد ضرورت کے باہر نہ نکلوں۔ میں نے اپنے لئے یہی فیصلہ پسند کیا۔گو طبعی طور پر اس میں بعض ایسی باتیں ہیں کہ جو میری فطرت کے خلاف ہیں۔مگر یہ فیصلہ اس فیصلہ سے بے انتہا بہتر ہے جو ہماری عقل تجویز کرتی۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔11 جولائی 1925ء)

وفاداری اور وفاشعاری

اپنی اہلیہ حضرت امۃ الحی صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سالہا سال تک ایک مرنے والے کو جس کی یاد کوئی چیز نہ دلاتی ہو۔یاد رکھنا وفاداری ہے۔شرک نہیں عام طور پر لوگوں کو منہ دیکھے کی محبت ہوتی ہے۔جب کوئی نظروں سے غائب ہو جائے اسے بھول جاتے ہیں۔مگر میں نے بارہا غور کیا ہے اور ہر بار اس خواہش کو اپنے دل میں پایا ہے کہ اگر میں اپنے مرنے پر کوئی ایسے آدمی چھوڑ جاؤں۔جن کے دل اسی طرح میری محبت اور میرے لئے دعا سے پُر ہوں جس طرح میرا دل امۃ الحی کے لئے پُر ہے تو میں سمجھوں گا کہ میں ایک کام کر کے مرا ہوں۔کون ہیں جو مرنے والوں کو یاد رکھتے ہیں جب وہ اپنی خواہشات کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔جب اپنی لذتوں کے حصول کا ذریعہ پالیتے ہیں تو مُردوں کو بھول جاتے ہیں اور شاذ ہی کوئی ہوتا ہے جو مرنے والوں کی یاد اپنے دل میں تازہ رکھتا ہے۔ لیکن مجھ میں وفاداری اور وفاشعاری ایک ایسا اعلیٰ جذبہ رکھا گیا ہے کہ میں نے اپنے بچپن کے زمانہ سے اسے محسوس کیا ہے۔ اس زمانہ میں جب دوست مجھ سے پوچھا کرتے کہ تم پر کونسی بات سب سے زیادہ اثر کرتی ہے تو میں جواب دیا کرتا تھا میں اگر کسی کتاب میں وفاداری کا کوئی واقعہ پڑھوں تو میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جانے سے باز نہیں رہ سکتیں۔میرے نزدیک کسی کی جدائی اور اس دنیا کے لحاظ سے ہمیشہ کی جدائی کو یاد رکھنا ایک ہی خوشگوار رنج ایک فرحت پہنچانے والا غم اور ایک مسرت بخش تکلیف ہے۔ یہ رنج ہزاروں خوشیوں سے بہتر اور یہ غم ہزاروں فرحتوں سے اچھا ہے۔محبت کا درد درد نہیں بلکہ ایک دوا ہے۔وفاداری کا صدمہ صدمہ نہیں بلکہ دل کو صاف کرنے والی ایسی بھٹی ہے جس سے وہ جلا پا کر نکلتا ہے اور انسان کی روح آلائشوں سے پاک ہو کر اس اعلیٰ مقام پر سانس لیتی ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔18/اپریل 1925ء)

وسیع دل

مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا وسیع دل دیا ہے کہ میں دشمن کے لئے بھی بد دعا کرنا پسند نہیں کرتا۔ ایک شخص نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ کے لئے تم بد دعا کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا دل دیا ہوا ہے۔ تو جو شخص دشمنوں تک کے لئے بد دعا نہیں کرتا وہ دوستوں کے لئے کیا کیا دعائیں کرتا ہوگا۔ (روزنامہ الفضل قادیان۔ 18 جنوری 1927ء)

میں فخر کے طور پر نہیں بلکہ آپ لوگوں کو تحریص دلانے کے لئے کہتا ہوں کہ ہمارے سلسلہ کا سب سے بڑا دشمن ثناء اللہ ہے۔ مجھے اس سے بھی محبت ہی ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں میں کسی سے دشمنی کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ پس آپ لوگوں کو بھی چاہئے کہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار کا ہی سلوک کرو۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 17 مئی 1920ء)

دشمن کے متعلق سخت کلامی

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے۔ ان کے متعلق بھی اپنے دل میں کبھی بغض نہیں پایا اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔... ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ (روزنامہ الفضل قادیان۔ یکم رمئی 1940ء، صفحہ 3)

تیز رفتاری

میں دیکھتا ہوں وہی کام جو میں تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہوں اگر کسی دوسرے کے سپرد کروں تو وہ دوگنا بلکہ بعض دفعہ چوگنا وقت لے لیتا ہے بلکہ بعض کام جو میں دو گھنٹے میں کر لیتا ہوں اگر کسی اور کے سپرد کروں تو وہ 24 گھنٹے خرچ کر دیتا ہے۔

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 16، صفحہ 836)

دشمن کے لئے دعا

1925ء میں کابل میں دو احمدیوں کو شہید کر دیا گیا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی۔ میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کر کے اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے وہ باز آجائیں۔ میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ کی بیوقوفی ہے۔...

میں ان کی اس حرکت پر جو انہوں نے ہمارے دو اور بھائیوں کو سنگسار کر دینے کی کی ہے اپنے دل میں کوئی غیظ اور غضب نہیں پاتا بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں خدا کے قول اور اخلاق کے خلاف ہم سے اور ہماری نسلوں سے ایسی حرکت سرزد نہ ہو۔ (روزنامہ الفضل قادیان۔19/فروری 1925ء)

محنت کی عادت

خدا کے لئے جو جان جائے وہی حقیقی زندگی ہے۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ 18,17/ اکتوبر 1934ء سے لے کر آج تک سوائے چار پانچ راتوں کے میں کبھی ایک بجے سے پہلے نہیں سو سکا اور بعض اوقات تو دو تین چار بجے سوتا ہوں۔ بسا اوقات کام کرتے کرتے دماغ معطل ہو جاتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ جب دین کا باطل سے مقابلہ ہے تو میرا فرض ہے کہ اسی راہ میں جان دے دوں اور جس دن ہمارے دوستوں میں یہ بات پیدا ہو جائے وہی دن ہماری کامیابی کا ہوگا۔ کام جلدی جلدی کرنے کی عادت پیدا کرو اٹھو تو جلدی سے اٹھو، چلو تو چستی سے چلو، کوئی کام کرنا ہو تو جلدی جلدی کرو، دو گھنٹے کا کام آدھ گھنٹہ میں کرو اور اس طرح جو وقت بچے اسے خدا کی راہ میں صرف کرو۔

میرا تجربہ ہے کہ زیادہ تیزی سے کام کیا جا سکتا ہے۔ میں نے ایک ایک دن میں سو سو صفحات لکھے ہیں اور اس میں گو بازو شل ہو گئے اور دماغ معطل ہو گیا مگر میں نے کام کو ختم کر لیا اور یہ تصنیف کا کام تھا جو سوچ کر کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے کام اس سے آسان ہوتے ہیں اسی ہفتہ میں میں نے اندازہ کیا ہے کہ میں نے دو ہزار کے قریب رقعے اور خطوط پڑھے ہیں اور بہتوں پر جواب لکھے ہیں اور روزانہ تین چار گھنٹے ملاقاتوں اور مشوروں میں بھی صرف کرتا رہا ہوں۔ پھر کئی خطبات صحیح کئے ہیں اور ایک کتاب کے بھی دو سو صفحات درست کئے ہیں بلکہ اس میں ایک کافی تعداد صفحات کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 16، صفحہ 92)

آسمانی خطاب

مجھے کسی گورنمنٹ کے خطاب کی ضرورت نہیں۔ میرے لئے وہ خطاب بس ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے دنیا کی بادشاہت سے بدرجہا بڑھ کر میں اس انعام کو سمجھتا ہوں جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے اور ان تمام خطابات سے جو کوئی دنیاوی گورنمنٹ مجھے دے سکتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کو اعلیٰ خیال کرتا ہوں۔ پس تم اپنے نفس پر میرا قیاس نہ کرو میرے لئے وہ عزت بس ہے جو میرے مولیٰ نے مجھے عنایت فرمائی ہے اور میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بادشاہ کو بھی وہ عزت کا خطاب عطا فرمائے یعنی احمدی ہونے کا جو اس نے ہمیں عنایت فرمایا ہے تا جس طرح وہ روئے زمین کے طاقتور بادشاہوں میں سے ہیں آسمان پر بھی خدائے تعالیٰ کے پیارے بندوں میں شامل ہوں اور جس طرح زمین کی بادشاہت ان کو عطا کی گئی ہے۔ آسمان کی بادشاہت کے بھی وارث ہوں۔ آمین!

(اللہ تعالیٰ کی مدد صادقوں کے ساتھ ہے۔انوار العلوم، جلد 2، صفحہ 338)

فہم دین اور اس کا بیان

مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ میں اسلام کے کسی حکم کو بھی لوں، اسے ہر دفعہ نئے رنگ میں بیان کر سکتا اور نئے پیرایہ میں لوگوں کے ذہن نشین کر سکتا ہوں۔ (خطباتِ محمودؓ۔جلد 16،صفحہ 835)

تجربہ اور سبق

1934ء کے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں اپنے نفس میں دیکھتا ہوں کہ میں نے اس فتنہ سے بہت کچھ سبق سیکھا ہے۔ میں اپنے ارد گرد کے لوگوں کو دیکھتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس فتنہ سے سبق سیکھا ہے اس طرح جماعت کے سینکڑوں لوگ ہیں جنہوں نے اس فتنہ سے بعض مفید سبق سیکھے مگر ایک یا دو سبق یاد کر لینے سے انسان امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بعد اور سبق ہمیں سکھائے گا اور پھر اور سبق ابتلاؤں کے ذریعہ سکھائے گا یہاں تک کہ الٰہی قرب کا مضمون ہمیں اچھی طرح یاد ہو جائے گا اور کوئی فتنہ ہمارے قدم میں لغزش پیدا نہیں کر سکے گا۔ (خطباتِ محمودؓ۔جلد 16،صفحہ 608)

شوق مطالعہ

میں کتابوں کے پڑھنے کا بہت شائق ہوں اور اتنا کہ کتابوں کا کیڑا کہنا چاہئے۔ میں ہر فن ہر مذاق اور ہر رنگ کی کتابیں پڑھتا رہتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 24 نومبر 1921ء)

اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا

1900ء میرے قلب کو اسلامی احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا ہے اس وقت میں 11 سال کا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا۔ میں نے آپ سے وہ جبہ لے لیا تھا۔...ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جبّہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور متبرک ہے، یہ پہلا احساس دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا، پہن لیا۔تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا دروازہ بند کرلیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کی اور میں اس میں خوب رویا، خوب رویا، خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔اس 11 سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا، اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے زمانہ کے ابھی باقی تھے۔

(یاد ایام۔انوار العلوم، جلد نمبر 8، صفحہ 366)

میرا عہد

جب حضرت صاحب فوت ہوئے اس وقت خدا تعالی نے میرا دل نہایت مضبوط کر دیا...اور میں نے اسی وقت عہد کیا کہ الٰہی میں تیرے مسیح موعود علیہ السلام کی لاش پر کھڑا ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ خواہ اس کام کے کرنے کے لیے دنیا میں ایک بھی انسان نہ رہے تو بھی میں کرتا رہوں گا۔اس وقت مجھ میں ایک ایسی قوت آ گئی کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔

(اللہ تعالیٰ کی مدد صادقوں کے ساتھ ہے۔انوار العلوم۔جلد چہارم، صفحہ 523)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق رسول ﷺ

(اپنی تحریرات کے آئینہ میں)

مکرم عبدالمقتدر صاحب، متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصلح موعود ایک ایسی عظیم الشان ہستی تھے جن کی زندگی کا ہر پہلو عشقِ رسول ﷺ کے رنگ میں رنگا ہوا تھا۔ آپؓ کے اقوال، افعال، تحریرات، اور تقاریر میں ہر سطح پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کے چرچے نظر آتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 22؍مارچ 1886ء کو پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

”یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے ... اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی...“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول، صفحہ 129-130 ایڈیشن 2019ء)

یہ عظیم پیشگوئی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت کا ایک زبردست نشان تھی، اور اس کے مصداق موعود بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے عشقِ محمدؐ سے سرشار ایک ایسی شخصیت بنایا جو اپنی تمام زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت کا علمبردار بن کر بسر کرے۔

پیشگوئی بابت مصلح موعودؓ میں یہ بھی وعدہ کیا گیا تھا کہ ”وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔“ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن سیرت کی ایک نمایاں خصوصیت عشقِ رسولؐ تھی، اور اسی وعدے کے تحت موعود بیٹے کی سیرت میں بھی یہ شان نمایاں نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں مصلح موعودؓ کو صداقتِ اسلام کا زندہ نشان بنادیا، وہیں آپؓ کو عشقِ محمد ﷺ کا ایک بے مثال مظہر بنادیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عشقِ رسولؐ کی بنیاد کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

”مجھے میرا مولا پیارا ہے اور مجھے محمد رسول اللہ بھی پیارا ہے کیونکہ وہ میرے مولا کا سب سے بڑا عاشق اور دلدادہ ہے اور جسے جس قدر میرے رب سے زیادہ الفت ہے مجھے بھی وہ اسی قدر عزیز ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ۔“

(سیرۃ النبی ﷺ۔ جلد1، صفحہ143)

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ماننے سے گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، آپؓ فرماتے ہیں:

”نادان انسان ہم پر الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں، اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم، اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے۔ وہ میری جان ہے، میرا دل ہے، میری مراد ہے، میرا مطلوب ہے۔ اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری مجھے تختِ شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں اس سے کیوں محبت نہ کروں۔ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر میں کیوں اس کا قرب نہ تلاش کروں۔ میرا حال مسیح موعود کے اس شعر کے مطابق ہے کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(حقیقۃ النبوۃ۔ انوار العلوم۔ جلد2، صفحہ 503)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات اور تقاریر عشقِ رسولؐ کے لطیف جذبات سے بھرپور ہیں، چاہے وہ نثر کی صورت میں ہوں یا نظم کی شکل میں، ہر لفظ محبت اور عقیدت کا آئینہ دار ہے، اور آپؓ نے اپنے قلم کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ

مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو اس قدر گہرائی اور اثر انگیزی کے ساتھ بیان کیا کہ پڑھنے والا نہ صرف آپؐ کی پاکیزہ شخصیت کے قریب ہوجاتا ہے بلکہ اس کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت کی ایک نئی چنگاری روشن ہوجاتی ہے، اور یہی عشقِ رسولؐ آپؓ کی زندگی کا محور تھا، جس کا منہ بولتا ثبوت آپؓ کی سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تحریرات اور تقاریر کا مجموعہ ہے جو 3500 صفحات سے تجاوز کرتی ہے۔

مشتے از خروارے، ذیل میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم اور منثور کلام سے چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں جو آپؓ کے عشقِ رسولؐ کی جھلک پیش کرتی ہیں۔

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کم عمری سے ہی عشقِ رسولؐ کو اشعار میں کہنا شروع فرمایا، جو آپؓ کی فطرت میں روحِ مصطفویؐ سے گہرے تعلق کا مظہر ہے۔ چنانچہ آپؓ نے 1907ء میں فرمایا:

وہ ہم کہ فکر میں دیں کے ہمیں قرار نہیں
وہ تم کہ دینِ محمد سے کچھ بھی پیار نہیں
کروڑ جاں ہو تو کر دوں فدا محمد پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں
(کلام محمودؓ صفحہ 31-32)

محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
(کلام محمودؓ صفحہ 33)

1907ء میں جب کہ آپؓ کی عمر صرف انیس سال کی تھی آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی شان مبارک میں ایک پر کیف نعت لکھی جس کے چند اشعار یہ تھے۔

محمد پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے دل کا میرے وہ دیا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمد
مرے دل کا یہی اِک مدعا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے
(کلام محمودؓ صفحہ 36)

اسی زمانہ میں دین محمد کے لئے اپنی بے قراری اور اضطراب کا یوں نقشہ کھینچا ہے۔

کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھ کو نہ جان کا
دینِ محمدی کے لئے مر رہا ہوں میں
بیمار روح کے لئے خاک شفا ہوں میں
ہاں کیوں نہ ہو کہ خاک درِ مصطفیٰ ہوں میں
(کلام محمودؓ صفحہ 47)

خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسولؐ بحرِ بیکراں کی صورت اختیار کر گیا، اور آپؓ کا دل و جان جمال، صفات اور انوارِ محمدیؐ کے تصور میں ڈوب کر بے ساختہ پکار اٹھا۔

محمدؐ عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت
(کلام محمودؓ صفحہ 85)

اور رسول کائنات سے لقاء الٰہی کے لئے درخواست کی۔

یا محمدؐ دلبرم از عاشقانِ روئے تست
مجھ کو بھی اس سے ملادے ہاں ملادے آج تو
(کلام محمودؓ صفحہ 164)

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو
(کلام محمودؓ، صفحہ 273)

مَیں آپ سے کہتا ہوں کہ اے حضرتِ لولاکؐ
ہوتے نہ اگر آپؐ تو بنتے نہ یہ افلاک
جو آپؐ کی خاطر ہے بنا آپؐ کی شے ہے
میرا تو نہیں کچھ بھی یہ ہیں آپ کے املاک
(کلام محمودؓ صفحہ 287)

ہے میرے دل میں محمدؐ تو اس کے دل میں مَیں
مجھے پیامبروں کے پیام سے کیا کام
(کلام محمودؓ صفحہ 214)

کھولا ہے کس تدبیر سے بابِ لقائے دلربا
آئے ہیں کس انداز سے اوڑھے رداء المرسلیں
آدوست دامن تھام لیں ہم مصطفیٰؐ کا زور سے
ہے اک یہی بچنے کی رہ ہے اک یہی حبل المتیں
(کلام محمودؓ صفحہ 246)

یا صدقِ محمدؐ عربی ہے یا احمدِ ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو
(کلام محمودؓ صفحہ 154)

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے دل کا میرے وہ دیا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمد
مرے دل کا یہی اِک مدعا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
(کلام محمودؓ، صفحہ 35-36)

اے محمدؐ! اے حبیب کردگار
میں ترا عاشق، ترا دلدادہ ہوں
گو ہیں قالب دو مگر ہے جان ایک
کیوں نہ ہو ایسا کہ خادم زادہ ہوں
(کلام محمودؓ صفحہ 276)

مندرجہ بالا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منظوم کلام میں چند امثال آپؓ کے جذبات عشق رسولؐ کو بیان کرتی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ آپؓ کی ہر نظم میں آپ کا ہر لفظ توحید اور عشقِ رسولؐ کا عکس ہوتا۔ اب ہم آپؓ کی بعض منتخب منثور کلام کی مثالیں دیکھتے ہیں، جن سے آپؓ کا عشقِ رسولؐ صاف جھلکتا ہے۔

”آہ! کیسا مبارک وہ وجود تھا۔ کیا احسان ماننے والا وہ انسان تھا۔ اس کی زندگی بہتر سے بہتر انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ اور مہذب سے مہذب روحوں کے لئے ایک نمونہ تھی اس نے اپنے پیدا ہونے سے مرنے تک کوئی وقت اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں گزارا۔ وہ پاک وجود خدا تعالیٰ میں بالکل محو ہی ہو گیا تھا اور اس کی نظر میں سوائے اس وحدہ لا شریک خدا کے جو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ہے اور کوئی وجود جچتا ہی نہ تھا۔“

(سیرۃ النبی ﷺ۔ جلد1، صفحہ 515)

”اللہ اللہ کیا پاک وجود تھا۔ آپ حسن اخلاق برتتے تب لوگوں کو نصیحت کرتے ۔ آپ بد کلامی سے بچتے تب دوسروں کو بھی اس سے بچنے کے لئے حکم دیتے اور یہی وہ کمال ہے کہ جس کے حاصل ہونے کے بعد انسان کامل ہو سکتا ہے۔“

(سیرۃ النبی ﷺ۔ جلد1، صفحہ 563)

”دو سال کے قریب کی بات ہے میں کراچی گیا تو وہاں ایک دن کچھ ایسی ہوا چلی جو عرب کی طرف سے آ رہی تھی۔ معاً اُس ہوا نے میرے دل میں ایک حرکت پیدا کر دی اور میں نے کہا یہ ہوا اُدھر سے آ رہی ہے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہا کرتے تھے۔ پھر میں انہی خیالات میں محو ہو گیا اور اُس وقت آپ ہی آپ ایک دو شعر میری زبان پر جاری ہو گئے جن کو اُسی وقت میں نے لکھ لیا۔ ان اشعار میں سادہ الفاظ میں اپنے جذبات کا میں نے اظہار کیا ہے، شاعرانہ تعلیاں نہیں ۔ بعد میں چونکہ میں اور کاموں میں مصروف ہو گیا اس لئے میں نے جس قدر اشعار کہے تھے اُسی قدر رہے اور اُن میں اضافہ نہ ہو سکا۔ بہر حال جب وہ ہوا آئی تو میں نے کہا:

سمندر سے ہوائیں آ رہی ہیں
مرے دل کو بہت گرما رہی ہیں
عرب جو ہے مرے دلبر کا مسکن
بوئے خوش اس کی لے کر آ رہی ہیں
بشارت دینے سب خورد و کلاں کو
اچھلتی کودتی وہ آ رہی ہیں

(سیرت النبی ﷺ۔ جلد4، صفحہ 435-436)

جب ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات بڑھنے لگے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2/مارچ 1927ء کو بریڈ لاء ہال لاہور میں ایک تقریر فرمائی جو کہ ”ہندو مسلم فسادات ، اُن کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل“ کے عنوان سے شائع ہوئی۔ اس تقریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق رسول نظر آتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”ہم سب برے سہی، قاتل سہی، جس قدر چاہو برا کہو، ہمیں سزا دے لو، ہمارے ساتھ سختی کر لو ، ہمیں گالیاں چھوڑ گولیاں مار لو لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دو، اس کو برا نہ کہو، اس کی شان میں گستاخی نہ کرو۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن نہیں اگر برداشت کر سکتے تو اس مقدس ہستی کی توہین نہیں برداشت کر سکتے ۔ اس پاک وجود کے متعلق گالیاں نہیں برداشت کر سکتے۔ ہاں وہ جس نے دنیا میں امن قائم کیا، امن کی تعلیم دی، وحشی انسانوں کو انسان بنا دیا اور دنیا کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں کھڑا کر گیا اس کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ ظالم اور مفسد تھا۔ ...

ہمارے جسم کا ہر ذرہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے کا متمنی ہے۔ ہماری جان بھی اسی کے لئے ہے، ہمارا مال بھی اسی کے واسطے، ہم اس پر راضی ہیں بخدا راضی ہیں ۔ پھر کہتا ہوں بخدا راضی ہیں کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے بچے قتل کر دو۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے ہمارے اہل وعیال کو جان سے مار دو لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دو۔ ہمارے مال لوٹ لو، ہمیں اس ملک سے نکال دو لیکن ہمارے سردار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین نہ کرو، انہیں گالیاں نہ دو۔ اگر یہ سمجھتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے سے تم جیت سکتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ گالیاں دینے سے تم رک نہیں سکتے تو پھر یہ بھی یاد رکھو کہ کم سے کم ہم تمہارا اپنے آخری سانس تک مقابلہ کریں گے اور جب تک ہمارا ایک آدمی بھی زندہ ہے وہ اس جنگ کو ختم نہیں کرے گا.....

میں سوائے اس کے کیا کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو گالیاں نہ دو ... اگر آپ لوگوں کی عورتوں اور بیویوں اور بچوں اور ماؤں اور باپوں اور رشتہ داروں کو گالیاں دی جائیں اور ان پر عیب لگائے جائیں حالانکہ ان میں عیب ہوتے بھی ہیں تو کیا آپ خاموش رہ سکتے ہیں اور آرام سے بیٹھ سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا ہم سے ہی یہ توقع ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جنہیں ہم اپنی جان و مال،

عزیزوں رشتہ داروں سے کہیں زیادہ عزیز سمجھتے ہیں گالیاں سنیں اور خاموش رہیں اور آرام سے بیٹھے رہیں؟ یقیناً ہم خاموش نہیں بیٹھ سکتے جب تک آپ لوگ تسلیم نہ کرلیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں دیں گے۔...

ہم لڑیں گے نہیں اور نہ ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعلیم ہے کہ لڑا جائے مگر ہم صلح بھی نہیں کر سکتے کہ ہمارے پیارے رسول کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ہماری اُس وقت تک اس شخص سے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے صلح نہیں ہوسکتی جب تک وہ گالیاں ترک نہ کرے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے بھی ایک دفعہ فرمایا تھا کہ میں جنگل کے سانپوں سے صلح کرلوں گا لیکن اگر نہیں کروں گا تو ان لوگوں سے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے، ان پر ناپاک حملے کرتے اور ان کے حق میں طرح طرح کی بدزبانی کرتے ہیں۔ ہم صلح پسند ہیں لیکن ہم اس بات کو بھی پسند کرنے والے نہیں کہ صلح و آشتی کی تعلیم دینے والے کو برا کہا جائے۔ ہم بہرے تھے اس نے ہمیں کان دیئے، ہم گونگے تھے اس نے ہمیں زبانیں دیں، ہم اندھے تھے اس نے ہمیں آنکھیں دیں، ہم راہ سے بھولے ہوئے تھے اس نے ہمیں راہ دکھائی۔ خدارا! اسے گالیاں نہ دو۔‘‘

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جلد 2، صفحہ 300-303)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسولؐ اس قدر گہرا تھا کہ آپؓ سیرتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کو اس طرح پڑھتے کہ گویا آپؓ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہیں۔

آپؓ فرماتے ہیں:

’’میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اندوہناک سانحہ نہیں دیکھا مگر مجھے وہ دن بھی آج تک نہیں بھولا، آج تک آپؐ کی وفات کے حالات میں نے کبھی نہیں پڑھے کہ میری آنکھیں فرطِ جذبات سے پُرنم نہ ہو گئی ہوں اور مجھے اسی طرح درد و کرب محسوس نہ ہوا ہو جس طرح آپؐ کا زمانہ پانے والے مخلصین کو ہوا تھا۔ میں نے جب کبھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ واقعہ پڑھا ہے کہ آپؓ نے جب پہلی مرتبہ چکی سے پسے ہوئے باریک آٹے کی روٹی کھائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرکے آپؓ کے آنسو بہہ پڑے تو اس وقت میری آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگ جاتے ہیں۔‘‘

(ہمارا جلسہ سالانہ شعائراللہ میں سے ہیں۔ انوار العلوم، جلد 26، صفحہ 527-528)

ایک اور جگہ آپؓ فرماتے ہیں:

’’میں فخر نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ کا مجھ پر احسان ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لحاظ سے ہمیشہ ہی آپؐ کی وفات کو اسی طرح محسوس کرتا ہوں کہ گویا میری زندگی میں ہی آپؐ زندہ تھے اور میری زندگی میں ہی آپؐ فوت ہوئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/ دسمبر 1949ء خطبات محمودؓ، جلد 3، صفحہ 612)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں یتیمی کی حالت میں اپنے چچا حضرت ابوطالب کے گھر میں پرورش پانے کے دنوں کا تصور کرکے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’میں تو جب بھی اس واقعہ کو پڑھتا ہوں میری طبیعت رقت کے جذبات کے انتہائی مقام پر پہنچ جاتی ہے ... پس کبھی بھی اس واقعہ کو پڑھتے ہوئے میں بغیر اس کے کہ رقت مجھ پر غلبہ نہ پالے، آگے نہیں گزر سکتا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 9۔سورۃ الشعراء، صفحہ 523)

پھر فرماتے ہیں:

’’میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کرتا ہوں تو مجھے آپؐ کے اخلاق نہایت ہی پیارے لگتے ہیں کہ آپؐ کو اتنے بڑے بڑے کام سرانجام دیتے ہوئے کبھی حضرت خدیجہؓ نہ بھولیں۔‘‘

(خطبہ نکاح فرمودہ 12/اپریل 1925ء۔خطبات محمودؓ، جلد 3، صفحہ 203)

مندرجہ بالا تحریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشقِ رسولؐ کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ آپؓ کی تمام تحریرات، خطبات، اور نظموں میں جا بجا نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ آپؓ نے نہ صرف اپنے آقا و مولیٰ کی شان کے دفاع میں قلم اٹھایا بلکہ ہر الزام اور اعتراض کا مدلل جواب دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت کو دنیا پر واضح کیا۔

آپؓ کی زندگی عشقِ رسولؐ کا عملی نمونہ تھی۔ جلسہ سیرت النبیؐ کا آغاز آپؓ کی محبتِ رسولؐ کا ایک ایسا تاریخی اقدام تھا، جس کی روشنی آج بھی قائم ہے۔، اور ہر سال دنیا بھر میں اس کے انعقاد کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا پیغام عام کیا جاتا ہے۔ یہ جلسہ آپؓ کی محبتِ رسولؐ کی ایک دائمی میراث ہے، جو قیامت تک دلوں میں عشقِ محمدؐ کی شمع روشن کرتا رہے گا۔

(بقیہ صفحہ 28)

آہ! میری پیاری عزیزہ عبید اللہ

مکرم منیر الدین عبیدہ اللہ صاحب

عزیزہ میری اہلیہ قادیان میں 9/مئی 1943ء کو پیدا ہوئیں۔ ہجرت کر کے پاکستان آنے کے بعد ان کے والد چوہدری ظفرالحسن مرحوم کراچی میں رام سوامی کے علاقے میں مقیم ہوگئے۔ قادیان میں عزیزہ مرحومہ نو ماہ کی تھیں کہ ان کی والدہ ریل گاڑی کے حادثہ میں وفات پا گئیں۔ تب نو سال تک ان کی تائی نذیر بیگم (جو جمیل سعید مرحوم کی والدہ تھیں) کی کفالت میں رہیں۔ پھر جب عزیزہ مرحومہ کے والد نے دوسری شادی کی تو وہ والد کے پاس رہنے لگیں۔

عزیزہ مرحومہ کے ساتھ میری شادی 1966ء میں ہوئی۔ جو 58 سال تک تادم حیات رہی۔ ہمارے چار بچے، دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ ان سے تیرہ پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں ہوئے۔ عزیزہ مرحومہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی زندگی میں ایک پوتی کی شادی بھی دیکھی۔ شادی ہونے کے بعد میں برطانیہ چلا گیا۔ عزیزہ مرحومہ، میری والدہ (نصیرہ نزہت صاحبہ) اور تین بہنوں اور دو بھائیوں کے ساتھ تین سال تک رہیں۔ کیونکہ کھانا پکانے میں عزیزہ مرحومہ شروع سے ہی ماہر تھیں۔ اس لئے گھر میں اچھے اچھے کھانے پکا کر کھلانا اور سب کو ایک جگہ بٹھا کر خود کھانا ڈال کر دینا ان کی عادت تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہر کوئی اپنی مرضی سے سالن ڈالے تو اس سے بے برکتی ہوتی ہے۔

عزیزہ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ پر حق الیقین کی حد تک توکل تھا۔ بہت دعا گو تھیں۔ بعض خواتین کے بعض مقاصد کے لئے استخارے بھی کئے جو پورے ہوئے۔ دعاؤں کے نتیجے میں سچی خوابیں بھی آتیں۔ مثلاً ایک خواب کا ذکر کرتا ہوں۔ مرحومہ نے دیکھا کہ میری والدہ (نصیرہ نزہت صاحبہ) کے ساتھ خانہ کعبہ میں طواف کرنے کے بعد مسجد بیت الحرام کے صحن میں ایک جگہ امی جان کے ساتھ تصویر کھنچوا رہی ہیں۔ چنانچہ ایک سال کے بعد جب ہم عمرہ کرنے گئے تو بالکل اس جگہ مسجد کے صحن میں جہاں خواب میں دیکھا تھا انہوں نے تصویر کھنچوائی۔

مرحومہ کو قرآن کریم سے اس قدر محبت تھی کہ قرآن کریم کی مع ترجمہ سی ڈی رکھی ہوئی تھیں۔ ناشتے کے لئے اس وقت تک نہ آتیں جب تک آدھا سپارہ کا ترجمہ نہ سن لیتیں۔ جہاں تک نمازوں کا تعلق ہے وقت پر نماز ادا کرنے میں سختی سے عمل کرتیں۔ تمام کام چھوڑ کر وقت پر نماز ادا کرتیں۔ ہم سفر کر رہے ہوتے تو کار رکوا کر وقت پر نماز پڑھواتیں۔

عزیزہ مرحومہ کا صبر و استقلال بھی کمال کا تھا۔ ہماری اتنی لمبی رفاقت میں میرے غلط فیصلوں کی وجہ سے ہمیں بڑی تکلیفوں سے گزرنا پڑا لیکن انہوں نے ہر دفعہ پورا تعاون کیا اور اس طرح ہم تکلیفوں سے باہر نکلتے رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفاء کے کچھ تبرکات جو امی جان اور اباجان سے ورثے میں ملے تھے مع ان تحریرات کے کہ والدین کو کس کس نے دی ہیں، بہت حفاظت سے دیکھ بھال کرتی رہیں۔ یہ تحریرات مرکز ربوہ میں بھی محفوظ ہیں۔ ان تبرکات کی اب حفاظت عاجز کر رہا ہے اور ان سے برکات حاصل کر رہا ہے۔

ماشاء اللہ مرحومہ کا حافظہ بلا کا تھا۔ مثلاً کسی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کے ہاں ملنے جاتے تو ان کو راستہ ازبر یاد ہو جاتا۔ جب ہمیں دوسری مرتبہ انہیں کے گھر جانا ہوتا تو میں (GPS) نکالتا تو کہتی تھیں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ چلیں میں راستہ بتاتی جاؤں گی اور وہاں پہنچا دیتیں۔

اس کی دوسری مثال یہ کہ جب کہتی کہ فلاں سٹور پر جانا ہے۔ میں کہتا کہ میں اس سٹور کو نہیں جانتا کہاں ہے۔ وہ کہتی آپ چلیں میں بتاؤں گی۔ جب وہاں پہنچتے تو میں کہتا کہ اس سٹور پر ہم کبھی آئے نہیں تھے۔ اس سٹور کا کیسے پتہ چلا، اس پر کہتی کہ ہم ایک دفعہ کسی کے گھر جانے کے لئے یہاں سے گزرے تھے اس وقت سے میری یادداشت میں محفوظ رہا۔

مرحومہ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ بہت خوش مزاج، تحمل مزاج، غریب پرور، ہمدرد اور خیر خواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز تھیں۔ طبیعت میں عجز و انکسار، سادگی اور اپناپن تھا۔ یہی وجہ ہے جب کوئی ان سے ملتا ان کا گرویدہ ہو جاتا۔ بے حد محبت کرنے والی بیوی، ماں، بہن، خالہ، ساس، دادی، نانی، اور اعزا و اقارب میں ہر دلعزیز تھیں۔

ہم ایڈمنٹن میں چار سال (1977-1981) رہے۔ اس وقت خاکسار ایڈمنٹن جماعت کا صدر تھا۔

تاریخی کسر صلیب کانفرنس 2,3,4 جون 1978ء کو لندن میں منعقد ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرے والد صاحب مکرم مولانا حافظ بشیر الدین عبید اللہ مرحوم مبلغ سلسلہ کو شرکت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انورؒ کی اجازت سے لندن

سے 1978ء میں کینیڈا تشریف لائے ۔ انہوں نے ٹرانٹو میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے دوسرے جلسہ سالانہ میں شرکت کی ۔اور پھر وہاں سے ایڈمنٹن آ گئے ۔ میرے اباجان ایک ماہ رہنے کے بعد واپس پاکستان چلے گئے۔

جب ایڈمنٹن میں ویسٹرن کینیڈا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا تو چند فیملیاں ہمارے ہاں مہمان ٹھہریں۔جن کے شام کے کھانے ، ناشتے وغیرہ کا انتظام مرحومہ نے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔

اس کی دوسری مثال کیلگری کی تھی ۔ 1982ء میں خاکسار جنرل سیکرٹری تھا۔ جماعت نے پروگرام بنایا کہ گرمی کی چھٹیوں میں چار جماعتیں اپنے بچے، بچیاں ایک ہفتہ کے لئے کیلگری بھیجیں۔ ان کو دینی تعلیم بھی دیں گے اور وہ یہیں رہیں گے۔ یہ تربیتی کیمپ مکرم مولانا علی حیدر اہل صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ کی ہدایات کے مطابق چلتا تھا۔ اس موقع پر اطفال، ناصرات، مرد اساتذہ اور لجنہ اساتذہ کے ناشتہ اور دو وقت کے کھانے کا انتظام عزیزہ مرحومہ کے ذمہ تھا۔ ان کو لجنہ کی ممبرات کا تعاون بھی حاصل تھا اور مہمان نوازی کے لئے ضرورت کا سودا سلف وغیرہ لے کر آنے میں خدام بھی مدد کرتے تھے۔ اس کے علاوہ عزیزہ مرحومہ جماعت کی لجنہ کے ساتھ شعبہ ضیافت میں مدد کرتی رہیں۔

جب ہم چار سال بعد 1986ء میں میپل اونٹاریو ہجرت کر کے آئے تو اس وقت GTA میں وان، بریمپٹن، مسس ساگا، سکاربرو ، ٹرانٹو اور مارکھم چھ جماعتیں تھیں۔اور خاکسار وان جماعت کا صدر رہا۔

1985ء میں مختلف ملکوں سے یہاں احمدی آنے شروع ہوئے۔ان نئے آنے والوں کی رہائش کا انتظام کرنے کے لئے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے احباب جماعت کو تحریک کی کہ کینیڈا میں نئے آنے والے افراد اور خاندانوں کے لئے کم از کم ایک دو ہفتے تک اپنے گھروں میں رہنے، سہنے اور خوراک وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

جس گھر میں کوئی فیملی جاتی تو کم و بیش ایک یا دو ہفتے قیام کرتی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا مکان میپل میں بیت الاسلام مشن ہاؤس کے قریب تھا اس لئے لوگوں کی خواہش ہوتی کہ قریب ترین جگہ پر رہیں۔ چنانچہ پانچ سال میں ہمارے گھر میں کئی فیملیاں ایک ہفتہ اور کئی دو ہفتہ رہیں اور عزیزہ مرحومہ بڑی خندہ پیشانی سے ان کی مہمانوازی کرتی رہیں۔

اسی طرح جب بھی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوتا تو عزیزہ مرحومہ ہی ان کی مہمان نوازی کا اہتمام کرتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کینیڈا تشریف لاتے تو حضور کے گھر کے ذاتی کھانے وغیرہ کے انتظام وانصرام کی لجنہ کی خصوصی ٹیم میں عزیزہ مرحومہ بھی شامل ہوتیں۔ ایں سعادت بزور بازو نیست!

ہم وینکوور میں سات سال (1987-1994) رہے ۔ اس وقت مکرم مولانا محمد طارق اسلام صاحب مرحوم مربی سلسلہ اور صدر جماعت احمدیہ وینکوور تھے۔ اس وقت جماعت نے ایک پرانا سکول خریدا ہوا تھا جس میں ایک بہت بڑا کچن تھا جس میں کھانا پکانے کی تمام سہولیات میسر تھیں۔ مختلف جلسوں اور اجتماعات کے مواقع پر اور خاص طور پر رمضان المبارک کے ایام میں لجنہ اماء اللہ وینکوور کے ساتھ مل کر مہمان نوازی کے فرائض انجام دینے کی انہیں توفیق ملتی رہی۔

اس کے بعد 2001ء میں ہم بریمپٹن چلے گئے جہاں اب تک قیام پذیر ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا میں میپل، وینکوور، کیلگری، ایڈمنٹن، بریمپٹن وغیرہ میں رہنے کا موقع ملا ہے۔

عزیزہ مرحومہ 27 جنوری 2024ء شام چار بجے بقضائے الٰہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کی عمر 80 سال تھی۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے شعبہ ضیافت کے حوالے سے ان کی خوبیوں کا ذکر فرمایا اور مسجد بیت الاسلام کے باہر احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

جس میں بڑی تعداد میں جرمنی، انگلینڈ، امریکہ سے آنے والوں نے شمولیت کی عزیزہ مرحومہ کی بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ان کی نماز جنازہ غائب مسجد مبارک اسلام آباد میں پڑھائی، جس کا ذکر روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن 19/ مارچ 2024ء میں شائع ہوا ہے جو درج ذیل ہے۔

مکرمہ عزیزہ عبید اللہ صاحبہ
اہلیہ مکرم منیر الدین عبید اللہ صاحب
(جماعت بریمپٹن ایسٹ۔ کینیڈا)

27/جنوری 2024ء کو 80/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم حافظ عبید اللہ صاحب (مبلغ ماریشس) کی نواسی اور مولانا بشیر الدین عبید اللہ صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) کی بھانجی تھیں۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والی، نمازوں کی پابند، مہمان نواز، خوش اخلاق، ہمدرد اور ہر کسی کی خیر خواہ، نیک اور صالح خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ مرحومہ کو لمبے عرصہ تک شعبہ ضیافت میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے ایڈمنٹن، کیلگری، وینکوور اور وان کی جماعتوں کے شعبہ ضیافت میں نمایاں بہتری لانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے ۔ اپنے پیاروں کے ساتھ رکھے، ان سے رحم و مغفرت کا سلوک کرے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جولائی میں دسمبر (جلسہ سالانہ کینیڈا 2024ء)

مکرم مبشر احمد محمود صاحب

جلسہ سے چند دن پہلے کی بات ہے میں شعبہ تجنید میں اسم بامسمیٰ خلیق ظفر صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک بزرگ تشریف لائے اور کسی کو مخاطب کئے بغیر بڑے ہی فکرمند لہجہ میں فرمانے لگے:

"سب دوست دعا کریں۔ موسم خراب ہے
اور انتظامات میں بڑی مشکلات درپیش ہیں۔
شاید..."

دل ایک دم بجھ گیا۔ یوں لگا کہ میرے لئے جو جلسہ 1983ء میں ربوہ میں ملتوی ہوا تھا، وہ 2024ء میں ایک بار پھر یہاں ملتوی ہو گیا ہے:

چلے آؤ تمہاری رہ گزر پر
یہ شہرِ غم برہنہ پا کھڑا ہے
کہ جاں اب تک قطاروں میں لگی ہے
کہ دل اب تک پرالی پر پڑا ہے

تو کیا جان ابھی کچھ اور دن قطاروں میں لگے گی اور دل کچھ اور وقت.....

مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ نیتِ شوق کی کوئی آزمائش تھی محض۔ جلسہ ہوا اور خوب ہوا۔ بلکہ پہلی بار ایکڑوں پر محیط اُس جلسہ گاہ (حدیقہ احمد) میں ہوا جو برسوں پہلے اسی مقصد کے لیے خریدی گئی تھی مگر عملاً ایسا ممکن نہیں ہو رہا تھا۔ جلسہ سے صرف چند دن قبل کینیڈا پہنچنے والا کوئی خوش گمان اگر یہ کہے کہ صرف میرا انتظار ہو رہا تھا تو اُسے کچھ نہیں کہنا چاہیئے، خوش ہونے دینا چاہیئے۔ ع

میرے شوق دا نئیں اعتبار تینوں؟

مقام جلسہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا احساس یہ ہوا کہ اتنی وسیع جگہ، اتنی بڑی پارکنگ، اتنی زیادہ گاڑیاں۔ ماشاء اللہ!

راہنمائی کرنے والے خدام کے روشن چہروں کو قریب سے دیکھا تو یوں محسوس ہوا جیسے بائیں کندھے پر کوئی چیز چبھ رہی ہے۔ یاد آیا کہ ایک بار بازو پر "بلّا" (badge) لگوا لیتے تھے تو آخر تک کسی کو اُتارنے نہیں دیتے تھے۔ رات کو بھی ویسے ہی سو جاتے۔ مائیں کہتی رہتیں "بکسوا چبھ جائے گا بیٹا!" کوئی بات نہیں امی۔ سوچا نہیں تھا کہ یہ میٹھی چبھن عمر بھر ساتھ رہے گی۔

قطار اندر قطار ہزاروں کاریں کھڑی تھیں۔ اُن کے درمیان کہیں کہیں مجھے بڑی بسیں بھی نظر آئیں جن کے اوپر گول گول لپٹے ہوئے بستر سجے تھے۔ اور خدام انہیں اُتارنے کے لئے لپکتے تھے۔ مائیک سے شیرینی ٹپکتی تھی:

"جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی خدمت میں اھلاً وسہلاً و مرحبا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں تشریف لانا بے حد مبارک فرمائے۔ اپنے بچوں اور سامان کی خاص حفاظت کریں۔ کسی بھی طرح کی راہنمائی کے لیے دفتر معلومات و گم شدہ اشیاء سے رابطہ فرمائیں۔"

مردانہ پنڈال کچھ دُور تھے۔ چھوٹے چھوٹے کینیڈین "چنگ چی" رکشے یعنی golf carts ہر طرف دوڑتے پھرتے تھے مگر سوچا پیدل چلتے ہیں۔ (ربوہ کا خیال آیا کہ) ریلوے پھاٹک کراس کر کے سڑک کنارے لگے کنوؤں (orange) کے ڈھیروں میں سے کسی پر رکیں گے۔ کچھ کنو (orange) لیں گے۔ زیادہ رش نہ ہوا تو کسی ریہڑی سے کچھ مونگ پھلی، کچھ ریوڑی لیں گے۔ دیارِ یار ہے۔ یہاں کی تو ہر چیز اچھی ہے۔ مگر یہ اشیاء نظر نہیں آئیں۔ شاید ابھی موسم نہیں ہے۔

پنڈال میں داخل ہوئے تو عجب منظر سامنے تھا۔ رنگا رنگ قالین بچھے ہیں جن پر قطار اندر قطار کرسیاں سجی تھیں۔ ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے یوں لگا جیسے ہر طرف پرالی کی خوشبو پھیلی ہے اور اس خوشبو کو لانے والے اونٹوں کی گردنوں میں بندھی گھنٹیوں کا نغمہ چار سو گونج رہا ہے۔ یہ نغمہ اتنا پرسوز تھا کہ آنکھیں بھیگ گئیں مگر نظم پڑھنے والے خوش الحان کی آواز نے سنبھال لیا۔ ثاقب زیروی صاحب کی گرج دار لَے نے بھی بہت سہارا دیا:

فرصت ہے کسے جو سوچ سکے پس منظر اُن افسانوں کا

چند سٹالوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا نیم گول بازار تھا۔ مگر اُس کے عقب میں ایک بہت بڑا گول بازار بھی دکھائی دیا۔ اس بازار کے ایک مخصوص کونے پر ہر سال کی طرح شیزان کا ایک بڑا سٹال جگمگا رہا تھا۔ وسیع شامیانوں کے نیچے خورد و نوش کے سٹال تھے جن کے ماتھے پر بڑے بڑے پہلوانوں کی تصاویر آویزاں تھیں۔ ایک ایسے ہی سٹال پر محمد علی کلے کی قد آدم تصویر کے نیچے جلی حروف میں لکھا تھا:

"میں مسلمان ہوں، مجھے کوئی نہیں ہرا سکتا۔"

وسیع طعام گاہ میں بے شمار میز ایک خاص ترتیب سے

سجائے گئے تھے جن کے اطراف کھڑے ہو کر احباب مقررہ اوقات کے دوران خورد و نوش سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ ایک کینیڈین دوست سے پوچھا:

”وہ جو ایک کارڈ پر صدر محلہ سے تصدیق کروا کر ہاتھوں میں بالٹیاں اور ”پونے“ لہراتے ہوئے لنگر خانوں میں جاتے تھے۔ پہلے چھوٹی کھڑکی سے 10 کس کی 20 کس کی پرچی بنوا کر پھر بڑی کھڑکیوں پر لمبی لمبی قطاروں میں لگ کر بالٹی میں سالن اور فی کس دو روٹی پونوں میں لپیٹ کر لاتے تھے، وہ سب کہاں اور کس وقت ہوتا ہے؟“

دوست نے ہنستے ہوئے کہا:

کہاں سے آئے ہو بھائی؟

دل بہت چاہا کہ کہوں مگر کہا نہیں گیا۔

کیا بود و باش پوچھو ہو پورب کے ساکنو!
ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے

اختتامی اجلاس کے بعد باہر نکلے تو یقین نہیں آیا کہ تین دن گزر گئے۔ ایسی بھی کیا جلدی تھی!! ابھی تو پوری طرح ماحول سے بھی آشنا نہیں ہوئے مگر جب مہمانوں کو ایک دوسرے سے الوداعی مصافحے اور معانقے کرتے دیکھا تو یقین کرنا پڑا۔ یاد آیا کہ جن تین دنوں کے استقبال کے لیے ہفتوں اور مہینوں تیاریاں کی جاتی ہیں، وہ رُخصت ہونے لگتے تھے تو فضا غم سے بوجھل ہو جایا کرتی تھی۔ بہت دن تک دل اُداس رہتے تھے اور بات بات پر رونے کو جی کرتا تھا۔ اس بار اُداسی تو محسوس ہوئی مگر رونا نہیں آیا۔ شاید اس لئے کہ فیض کے اس شعر کے سحر نے بہت دن اپنی گرفت میں رکھا۔

میرے چارہ گر کو نوید ہو، صفِ دشمناں کو خبر کرو
وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر، وہ حساب آج چکا دیا

بقیہ از حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق رسول ﷺ

آپؓ فرماتے ہیں:

”یاد رہے کہ میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں، میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے، میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آ جائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہوجائے اور میرا خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔“

(الموعود۔تقریر فرمودہ 28 دسمبر 1944ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان۔ انوار العلوم، جلد17، صفحہ 527)

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفٰے کی رفاقت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے
قائم ہو حکم محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری محنت خدا کرے

(کلامِ محمودؓ، صفحہ 252-253)

اے فضلِ عمرؓ زندہ ہے ہر لحظہ ترا نام

اے فضلِ عمرؓ زندہ ہے ہر لحظہ ترا نام
دن رات مسیحا کی دعاؤں کا صلہ ہے
مولا نے کہی عرش سے خود جس کی کہانی
وہ شخص جو رحمت کا نشاں بن کے ملا ہے

وہ مصلحِ موعود نوشتوں میں تھا مذکور
چرچا تھا فلک پر تو فرشتوں میں تھا مذکور

اک نور تھا ممسوحِ رضامندیٔ باری
اک چشمۂ عرفان ہوا آپ سے جاری

وابستہ تھی تقدیر امم ذات سے اُس کی
آتی تھی صداقت کی مہک بات سے اُس کی

وہ سخت ذہین اور فہیم اور ذکی تھا
پُر علم تھا وہ ظاہر و باطن میں تقی تھا

بیواؤں، یتیموں کا، اسیروں کا سہارا
قوموں کے مقدر کا درخشندہ ستارا

وہ پاک، وجیہ، مظہرِ حق، نور جبیں پر
گویا کہ خدا عرش سے اترا ہے زمیں پر

اے فضلِ عمر زندہ ہے ہر لحظہ ترا نام
تاریخ کے سینے پہ چمکتا ہے ترا کام

(مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

مکرم حافظ ناصر محمود صاحب

20/ نومبر 2024ء کو مکرم حافظ محمود ناصر صاحب وان جماعت، حلقہ کلائن برگ 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

25/ نومبر 2024ء کو ایوان طاہر میں پونے چار بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا اور مکرم امیر صاحب نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 26/ نومبر کو بارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین کے مواقع پر احباب جماعت، دوستوں اور اعزاواقارب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مرحوم جماعت کے ایک مخلص رکن تھے۔ شروع شروع میں یہاں نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں آپ کو تلاوت قرآن کریم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ مکرم محمد شریف صاحب کے صاحبزادے، مکرم مولانا طارق محمود صاحب مربی سلسلہ کے بھائی اور مکرم عبدالحق اعوان صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ ایام علالت میں ان کی اہلیہ اور بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ عین الوفا عینی صاحبہ، تین بیٹے مکرم سمیر محمود صاحب، مکرم وقار محمود صاحب، مکرم شاعیل محمود صاحب وان یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، جماعت کے مخلص رکن مکرم عبدالباسط اعوان صاحب وان کے بہنوئی تھے۔

محترمہ رعنا گل سعود صاحبہ

22/ نومبر 2024ء کو محترمہ رعنا گل سعود صاحبہ اہلیہ مکرم سعود نصیر احمد سولنگی صاحب سکاربرو ساؤتھ جماعت 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

25/ نومبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں چار بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا گیا اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 26/ نومبر کو اڑھائی بجے تھورنٹن قبرستان آشوہ میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین کے مواقع پر دوستوں اور اعزاواقارب نے شرکت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار تھیں۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور ان کے دلوں میں خلافت سے محبت پیدا کی۔ خود ان کا خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔ ان کے بچوں کو ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں شوہر مکرم سعود نصیر احمد سولنگی صاحب، دو بیٹے مکرم عدنان احمد صاحب، مکرم ریحان احمد صاحب، سکاربروساؤتھ اور ایک بیٹی محترمہ گل ناز احمد صاحبہ وینکوور، دو بھائی مکرم ملک طاہر احمد صاحب آسٹریلیا، مکرم ملک زبیر احمد صاحب یوکے، دو بہنیں محترمہ امۃ الودود صاحبہ اور محترمہ ناہید اکرم صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب

27/ نومبر 2024ء کو مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب وان جماعت، حلقہ وڈبرج نارتھ 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

29/ نومبر 2024ء کو ایوان طاہر میں ساڑھے بارہ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا اور مکرم امیر صاحب نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین کے مواقع پر سردی کے باوجود احباب جماعت، دوستوں اور اعزاواقارب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آپ کے بیٹے مکرم وقیع احمد یوسف صاحب یوکے اور مکرم سلمان طارق صاحب مربی سلسلہ امریکہ جنازے اور تدفین میں شامل ہوئے۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور خود سترہ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور تا دم حیات بڑے

اخلاص کے ساتھ جماعت کی خدمت کی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ شروع سے ہی نظام جماعت اور خلافت سے وابستہ رہے۔ آپ کراچی میں پی آئی اے سے وابستہ تھے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے سفر ہجرت کے موقع پر کراچی میں جو کام انہیں سونپا گیا نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا اور کراچی ایئر پورٹ سے حضورؒ کو جہاز پر لندن کے لئے روانہ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جماعت احمدیہ کینیڈا میں صدر حلقہ، ریجنل امیر، لوکل امیر وان اور نیشنل سیکرٹری زراعت کینیڈا خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعاگو تھے۔ ملنسار، خلیق، نہایت صابر وشاکر، محنتی، فرض شناس، سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خوش مزاج، ہمدرد وخیر خواہ تھے۔ ضرورت مندوں کے کام آنے والے تھے۔ خلافت سے اخلاص اور صدق ووفا کا تعلق تھا۔

ایام علالت میں ان کی اہلیہ اور بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ نصرت تنویر صاحبہ، چار بیٹے مکرم رفیع احمد یوسف صاحب وان، مکرم وقیع احمد یوسف صاحب یوکے، مکرم سلمان طارق صاحب مربی سلسلہ امریکہ، مکرم نجیب احمد طارق صاحب پیس ویلج اور دو بیٹیاں محترمہ عصمت تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم عاصم کھوکھر صاحب ٹرانٹو ویسٹ، محترمہ نزہت چغتائی صاحبہ اہلیہ مکرم فخر چغتائی صاحب بریمپٹن ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

عزیزم عفان احمد صاحب آف نیپال

25/ نومبر 2024ء کو عزیزم عفان احمد صاحب آف نیپال 9 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کف دست ساقی چھلک پڑا

4/ دسمبر 2024ء کو ایوان طاہر میں مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا اور انہوں نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم مربی صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین کے مواقع پر سردی کے باوجود احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مولیٰ بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ آپ مکرمہ رضوانہ لقمان صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ نیپال کے صاحبزادے تھے۔ آپ وقف نو میں تھے اور شروع سے بہت ذہین تھے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے پروگرام میں بڑی دلچسپی لیتے اور باقاعدگی سے شریک ہوتے تھے۔ نیشنل اجتماع کے موقع پر علمی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرتے۔ اچانک ان کو نمونیہ ہوگیا اور سنبھل نہ سکے اور علالت کے دوران اپنی امی سے کہتے رہے کہ حضور سے فون پر میری بات کروائیں میں خود ان کو دعا کے لئے کہوں گا۔ بہت ہی پیارا اور سعادت مند بچہ تھا۔ لوگ بھی اس سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ نیک، صالح، نماز کے پابند تھے۔ خلیفۂ وقت سے بڑی محبت کرتے تھے۔

پسماندگان میں والد مکرم لقمان احمد صاحب، والدہ محترمہ رضوانہ لقمان صاحبہ نیپال، چچا مکرم عامر عدنان ورک صاحب اور مکرم عدیل احمد ورک صاحب یوکے یادگار چھوڑے ہیں اور بعض دیگر اعزاواقارب ٹرانٹو میں مقیم ہیں۔

محترمہ امۃ الباسط بٹ صاحبہ

4/ دسمبر 2024ء کو محترمہ امۃ الباسط بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد بٹ صاحب مرحوم اوک ول جماعت 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

6/ دسمبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے آخری دیدار شروع ہوا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اپنی دادی پھوپھو محترمہ امۃ الباسط بٹ صاحبہ کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصر ذکر خیر کیا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ آخری دیدار، جنازے اور تدفین کے مواقع پر شدید سردی کے باوجود احباب وخواتین، دوستوں اور اعزاواقارب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی حضرت مرزا غلام اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھیں۔ شروع میں مانٹریال میں آباد ہوئیں بعد میں ٹرنٹو آگئیں۔ نیک، صالحہ، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ایک اعلیٰ درجہ کی متوکل اور دعاگو خاتون تھیں۔ مہمان نواز، خلیق، ملنسار، ایثار، صابر وشاکر، عفو درگزر کرنے والی، ضرورت مندوں اور دوسروں کی عزت نفس کا بہت خیال رکھنے والی ہمدرد وخیر خواہ خاتون تھیں۔ مرحومہ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اپنے غیر از جماعت اور غیر مسلم دوست احباب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتیں اور پھر انہیں تبلیغ کرتیں۔

انہوں نے اپنے خاندان کے بہن بھائیوں کے بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی اور ان کے دلوں میں نظام جماعت اور خلافت سے محبت پیدا کی۔ خود ان کا خلافت کے ساتھ اخلاص، صدق وصفا کا تعلق تھا۔ انہوں نے اپنے ہی بھانجے مکرم عرفان نور صاحب کو لے پالک بیٹا

بنالیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں ان کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں مکرم عرفان نور صاحب اوک ول، ایک بھائی مکرم مبارک احمد قریشی صاحب ملٹن، ایک ہمشیرہ محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ ملٹن اور بہو محترمہ ناہید احمد صاحبہ اوک ول یادگار چھوڑے ہیں۔ ماشاء اللہ کینیڈا میں مرحومہ کا ایک بہت بڑا خاندان ہے۔ اور سب ہی دِرمے قَدَمے سُخنے جماعت کی بڑے اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں۔

محترمہ شاہدہ امجد خان صاحبہ

10/ دسمبر 2024ء کو محترمہ شاہدہ امجد خان صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل (ر) محمد امجد خان صاحب، پیس ویلج جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

13/ دسمبر 2024ء کو ایوان طاہر میں ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصر ذکر خیر کیا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین کے مواقع پر شدید سردی کے باوجود احباب، دوستوں اور اعزاواقارب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرحومہ کے بیٹے مکرم کاشف احمد صاحب متحدہ عرب امارات سے آئے اور شامل ہوئے۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خلیق، ملنسار، اطاعت گزار، نرم خو، غرباء کی امداد کرنے والی، دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنے والی، چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے اور صبر وشکر کرنے والی خاتون تھیں۔ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آتیں۔ خلافت سے محبت اور نظام جماعت کی اطاعت کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کے حسن اخلاق اور اوصاف حمیدہ کا خاندان کے افراد پر بڑا اثر تھا۔ ایام علالت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بچوں نے ان کی بے لوث خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں شوہر مکرم کرنل (ر) محمد امجد خان صاحب پیس ویلج، تین بیٹے مکرم کاشف احمد صاحب متحدہ عرب امارات، مکرم غالب احمد صاحب وان، مکرم فاتح احمد صاحب وان اور ایک بیٹی محترمہ منصورہ امجد صاحبہ حدیقہ احمد یادگار چھوڑی ہیں۔ ماشاء اللہ ان کا بہت بڑا خاندان ہے۔

محترمہ شاہدہ نورین صاحبہ

8/ دسمبر 2024ء کو محترمہ شاہدہ نورین صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب، وان جماعت حلقہ وڈ برج ساؤتھ 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

13/ دسمبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مرحومہ کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصر ذکر خیر کیا اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب نے دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین کے مواقع پر شدید سردی کے باوجود احباب، دوستوں اور اعزاواقارب نے شرکت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت شادی خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ نیک، صالحہ، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خلیق، ملنسار اور چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔ گوجرانوالہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں سیکرٹری مال اور صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔ ایام علالت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بچوں نے ان کی بے لوث خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں شوہر مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب وان پانچ بیٹیاں محترمہ مریم بیگ صاحبہ جرمنی، محترمہ رابعہ عظیم صاحبہ اہلیہ مکرم عظیم احمد بٹ صاحب وان، محترمہ مبارکہ بشریٰ صاحبہ وان، محترمہ سعدیہ ثمن بیگ صاحبہ جرمنی، اور محترمہ رضوانہ نصیر صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ کلثوم اختر مرزا صاحبہ

24/دسمبر 2024ء کو محترمہ کلثوم اختر مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب مرحوم مسس ساگا جماعت، حلقہ مسس ساگا ویسٹ 96 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

26/دسمبر کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں ساڑھے چھ مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ اگلے روز 27 دسمبر کو مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی مسس ساگا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی اور مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا جماعت نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مرزا وزیر الدین بیگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحیم بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم

وصلوٰۃ کی پابند، متوکل علی اللہ، ہمدرد، خیر خواہ اور دعاگو خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔مرحومہ کے بچوں نے بیماری کے ایام میں ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم منیر احمد مرزا صاحب ایڈمنٹن، مکرم مبشر احمد مرزا صاحب مسس ساگا، چار بیٹیاں محترمہ لئیقہ سیٹھی حق صاحبہ بریمپٹن، محترمہ شکیلہ ضیا صاحبہ مسس ساگا، محترمہ بشریٰ خاں صاحبہ اور محترمہ صائمہ مرزا صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب

24/دسمبر 2024ء کو مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب آف یوایس اے جماعت 52سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

4/جنوری 2025ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں ساڑھے تین بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مجاہد مربی مسس ساگا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔نعش پاکستان لے جائے گی اور وہاں ان کی تدفین ہوئی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ پاکستان میں نامساعد حالات اور مذہبی تشدد کا نشانہ بنائے جانے کے باوجود ثابت قدم رہے۔ بلکہ امریکہ آنے کے بعد بہت سے خاندانوں کو آباد کرنے میں مدد کی۔ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ پاکستان اور پھر امریکہ میں بھی شعبہ ضیافت سے وابستہ رہے۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔مرحوم کی اہلیہ اور بچوں نے بیماری کے ایام میں ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ غزالہ قدوس صاحبہ، تین بیٹے مکرم سمیر احمد صاحب، مکرم ارسلان احمد صاحب، مکرم روشن احمد صاحب ونڈسر، والد محترم محمد صادق صاحب، والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ پاکستان، دو بھائی مکرم شکیل احمد چوہدری صاحب امریکہ، مکرم فرید احمد چوہدری صاحب پاکستان، تین بہنیں محترمہ سلمیٰ منیر صاحبہ، محترمہ شاہدہ چوہدری صاحبہ پاکستان، محترمہ طاہرہ طارق صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ انیس ملک صاحبہ

31/دسمبر 2024ء کو محترمہ انیس ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مومن حسن ملک صاحب مرحوم آف بریمپٹن ویسٹ جماعت، حلقہ فلاور ٹاؤن 80سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

3/ جنوری 2025ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کے اخلاص اور خدمات کا مختصر ذکر خیر کیا۔ اور انہوں نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ جنازے اور تدفین کے مواقع پر دوستوں اور اعزاواقارب نے شرکت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھیں۔ نہایت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم سے بے حد محبت تھی، باقاعدہ تلاوت کرتیں۔ ابتدائی زمانہ میں جلسہ سالانہ کے مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو اپنے ہاں قیام اور طعام کا بڑے اخلاص سے انتظام کرتیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم بھی نرم خو، ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔مہمان نواز، فراخ دل اور فیاض انسان تھے۔اور نئے آنے والوں کی رہنمائی اور ہر طرح سے مدد کرتے۔ انہوں نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ بیماری کے ایام میں ان کے بچوں نے ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔ ان کی صاحبزادی محترمہ ریما ملک صاحبہ، احمدیہ ایلیمنٹری سکول مسس ساگا میں پرنسپل کی حیثیت سے خدمات بجالارہی ہیں۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم وقاص ملک صاحب، مکرم فراز ملک صاحب، ایک بیٹی محترمہ ریما ملک صاحبہ، ایک بہو محترمہ نادیہ ملک صاحبہ بریمپٹن ویسٹ اور دو بہنیں محترمہ تقدیس اختر صاحبہ اور محترمہ سارہ منہاس صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!

”اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو“ (کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19،صفحہ15)